صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 04 ستمبر 2020ء بمطابق
15 محرم الحرام 1442 ہجری صبح دس بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ O هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ O هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ O هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ۔

(ترجمہ): گر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمٰن اور رحیم ہے وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا، اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا پاک ہے اللہ اُس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس کے لیے بہترین نام ہیں ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اُس کی تسبیح کر رہی ہے، اور وہ زبردست اور حکیم ہے زمین میں موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔ **صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔**

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 7120، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 7120 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ لیڈی کانسٹیبلز عموماً 12تا18 گھنٹے ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں جبکہ اتنی ڈیوٹی کرنے کے باوجودان کواوور ٹائم نہیں دیاجاتا؛

(ب) آیایہ درست ہے کہ ڈیوٹی ختم کرنے کے بعد رات کو لیڈی کانسٹیبلز کیلئے جانے پر مجبور ہوتی ہیں جبکہ محکمہ کی طرف سے ان کو گھر چھوڑنے کی سہولت میسر نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو آیا حکومت لیڈی کانسٹیبلز کو اوور ٹائم دینے، گھر چھوڑنے کی سہولت فراہم کرنے اور ڈیوٹی کے اوقات کار میں کمی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) عام حالات میں جملہ پولیس اہلکاران بشمول لیڈیز پولیس 8 گھنٹے تک ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں تاہم سپیشل ڈیوٹی یاایمرجنسی حالات کے دوران ڈیوٹی کادورانیہ بڑھ جاتاہے محکمہ پولیس میں اوور ٹائم کے لئے کوئی قانون موجود نہیں، البتہ قواعد و ضوابط کے مطابق اچھی کارکردگی کی بنیاد پر توصیفی سرٹیفکیٹ کے ساتھ ساتھ نقد انعامات بھی دیئے جاتے ہیں۔

(ب) لیڈیز پولیس عمومی طور پر دفتری اوقات کار تک اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہے اوران کو باقاعدہ پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دی جاتی ہے۔

(ج) علاوہ ازیں پولیس ایکٹ 1861 کی سیکشن 22 کے مطابق ہر پولیس اہلکار 24 گھنٹوں کا ملازم ہے جس سے کسی بھی وقت متعلقہ ضلع میں ڈیوٹی لی جاسکتی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا اسپلیمنٹری جو سوال ہے، سب سے پہلے تو میں اس پہ ایک دو منٹ اگر آپ بات کرنے کی اجازت دے تو میں کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو محرم میں جو ہماری پولیس نے جس اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور خاص طور پہ، سوائے آئی جی کے، تو میں سمجھتی ہوں کہ میں ان پولیس والوں کو جو سی سی پی او صاحب ہیں پشاور کے، جو ایس ایس پی آپریشن ہے جنہوں نے خود جوانوں کے ساتھ بیٹھ کے کھانا کھایا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا پورے صوبے میں، اسی طرح میں پورے صوبے کے جتنے بھی ڈی آئی جیز ہیں، جتنے بھی جوان ہیں، جتنے بھی ایس ایس پیز ہیں، ایس پیز ہیں، جتنی بھی ہماری فورس ہے، میں ان کو مبارک باد دیتی ہوں کہ انتھک محنت اور لگن سے جو انہوں نے محرم میں کام کیا تو میں ان کو مبارک باد دیتی ہوں کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا اور میں سمجھتی ہوں کہ آئی جی صاحب تو Zoom پہ ہوتے ہیں ہمیشہ، کسی کی کال Attend نہیں کرتے اور دوسری بات میں یہ کرنا چاہونگی کہ جناب سپیکر صاحب، یہ جو میرا سوال ہے، سوال یہ ہے کہ یہ 1994 میں بے نظیر شہید، بے نظیر بھٹو شہید نے یہ پولیس سٹیشنز قائم کئے Women empowerment کے لئے، لیکن جناب سپیکر صاحب، Throughout پاکستان، اس میں میں نے جو کوئسچن پوچھا ہے تو اس میں انہوں نے کہا ہے کہ آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی یہ سرانجام دیتے ہیں، آپ کی توجہ چاہونگی جناب سپیکر، میں نے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ، میں نے بارہ سے اٹھارہ گھنٹے پوچھا ہے، لیکن انہوں نے کہا نہیں جی، یہ تو آٹھ گھنٹے ڈیوٹی کرتے ہیں جو کہ بالکل ایک غلط بات ہے جس سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ دوسرا میں نے کوئسچن جو پوچھا ہے، دوسرا جو سوال ہے وہ (ب) میں ہے کہ آیا ان لیڈیز کانسٹیبلز کو پک اینڈ ڈراپ دیا جاتا ہے؟ No، بالکل ان کو پک اینڈ ڈراپ نہیں کیا جاتا، آپ کسی بھی اپنے آفس میں دو چار پولیس جو کانسٹیبلز ہیں کسی کو بھی Pick کر لیں، مطلب اور ان کو بلا لیں اپنے آفس میں، ان سے پوچھ لیں، آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ان کو پک اینڈ ڈراپ نہیں کیا جاتا اور ان کو باقاعدہ خود آنا جانا پڑتا ہے جو کہ میرا خیال ہے خواتین کے ساتھ ایک امتیازی سلوک ہے۔ دوسری بات میں نے جوان سے پوچھی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اوور ٹائم بھی نہیں دیا جاتا جناب سپیکر صاحب، اور پھر کہتے ہیں کہ 24 گھنٹے ایمرجنسی میں ہم ان سے وہ بھی لیتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ 24 گھنٹے کا چاہے وہ مرد پولیس آفیسر ہے، کانسٹیبل ہے، چاہے وہ لیڈی کانسٹیبل ہے، تو یہ 24 گھنٹے ایمرجنسی میں بات جو آتی ہے تو یہ میری سمجھ میں بات نہیں آتی ہے کہ چوبیس گھنٹے ایک بندہ کیسے ڈیوٹی کر سکتا ہے کہ وہ Mentally طور پر بھی مطلب وہ ہو جاتا ہے اور اسی طرح Physically بھی وہ Tired ہو جاتا ہے تو وہ کیسے امن وامان کو برقرار رکھے گا؟ اسی طرح لیڈیز پولیس

24 گھنٹے اگر آپ ان سے ڈیوٹی لیں گے تو ان کا گھر بھی Suffer ہو گا، ان کے بچے بھی Suffer ہونگے، پھر اس کے بعد ان کی اپنی جو ازدواجی زندگی ہے وہ بھی Suffer ہو گی، تو جناب سپیکر صاحب، اور اس پہ میں ایک بات کرنا چاہونگی کہ اگر آپ مجھے Allow کریں تو میں ڈسکشن کے لئے میرے پاس چودہ لوگ پتہ نہیں موجود ہیں کہ نہیں ہیں؟ کہ میں اگر اس کو ڈسکشن، کیونکہ اس میں ریفارمز کی ضرورت ہے، ہم نے تنقید برائے تنقید نہیں کرنی ہے، ہم نے اس میں ریفارمز لانی ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم آپ گورنمنٹ کا وہ ریسپانس لے لیں، پھر اس کے بعد ڈسکس کرینگے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی سر، اس میں یہ ہے کہ ابتدائی رپورٹ کی ان کو کسی قسم کی کوئی تربیت نہیں دی جاتی، سپیشل ٹریننگ کی ان کو کوئی تربیت نہیں دی جاتی، بس ان کو بھرتی کر لیا جاتا ہے تو بس That's enough، کسی کے گھر پر چھاپہ مارا تو بس ان کو ساتھ اگر لے گئے تو لے گئے، اگر نہ لے گئے تو وہ پولیس کی اپنی ذمہ داری ہے کیونکہ ابھی بھی پچھلے دنوں ہشتنگری میں واقعہ ہوا تھا جس میں بغیر عورت کے پولیس گئی ہے اور وہ بندے کو اوپر سے وہ خود گرا ہے یا گرایا گیا ہے لیکن بہر حال میں رات کو دو بجے گئی ہوں ہشتنگری تھانے اور پھر صبح چار بجے واپس آئی ہوں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان سے اگر کام آپ نے لینا ہے تو ان کی ڈیوٹی کو آپ نے Divide کرنا ہے اور ساتھ چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ وہ اپنی ازدواجی زندگی کو کیسے، وہ Maintain رکھیں گی، اور وہ اپنی نوکری کو کیسے Maintain رکھیں گی؟ تھینک یو جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو سر۔ میڈم نگہت اورکزئی نے جو سپلیمنٹری کوئسچنز اس کے اندر پوچھے ہیں تو ایک تو میں ضرور یہ کہوں گا کہ انہوں نے ایک پبلک انٹرسٹ کے ایشو کے اوپر سوال پوچھا ہے، جواب تو ادھر آ گیا ہے لیکن یہ دو ایشوز جو انہوں نے پوائنٹ آوٹ کئے اس کے اوپر میں شارٹ ان کو اور ہاؤس کو بتا دیتا ہوں سر، ایک تو میں بھی Appreciate کرنا چاہونگا، جو محرم میں جو عاشورہ کے دن تھے ان میں جو پولیس نے لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کو کنٹرول کیا اور شکر الحمد للہ کہ صوبے کے اندر بہت Peacefully یہ سارا سلسلہ ہم نے گزار دیا اور جناب سپیکر، پولیس نے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں، ہماری جب یہ دہشتگردی کے خلاف جنگ شروع ہوئی تو اس وقت بھی یہ پولیس کی ٹریننگ یا ان کے پاس وہ وسائل یا وہ اسلحہ نہیں تھا کہ جو دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں وہ استعمال کرتے لیکن پولیس نے جرات کا مظاہرہ کیا اور اس وقت ایک حوصلے کے ساتھ یہ پولیس فرنٹ لائن پہ رہی اور بہت کیسز میں یہ

دیکھا گیا، ہر کیس میں، بلکہ جہاں پر بھی کسی پولیس چیک پوسٹ کے اوپر حملہ ہوتا تھا، خود کش حملہ ہوتا تھا تو وہاں پر شہادتیں جب ہو جاتی تھیں تو اور پولیس اہلکار Within a few minutes and seconds یا آفیسرز یا سپاہی وہ وہاں پر پہنچ جاتے تھے، تو میں بھی ضرور Appreciate کرنا چاہونگا اور یہ پولیس ہمارا ایک اثاثہ ہے اور پولیس نے بڑی جرات کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب لیڈی کانسٹیبلز کا انہوں نے جو کہا ہے تو سرکاری طور پہ تو آٹھ گھنٹے کی ہی ڈیوٹی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آٹھ گھنٹے سے زیادہ ڈیوٹی بھی لی جاتی ہے، اگر آپ فیلڈ میں دیکھ لیں، Practically پوچھ لیں جس طرح میڈم نے کہا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے، وہ سب کو پتہ ہے چوبیس گھنٹے کا یہاں پر جواب میں دینا یہ نہیں ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے ڈیوٹی کرتے ہیں، چوبیس گھنٹے کا اگر وہ دیکھ لیں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ پولیس ایک یونیفارم فورس ہے، ایک ڈسپلن فورس ہے اور کسی بھی وقت چوبیس گھنٹے میں اگر ان کی ضرورت کہیں پر بھی ایمرجنسی میں پڑ جائے تو وہ ان کو بلایا جا سکتا ہے، ان سے ڈیوٹی لی جا سکتی ہے لیکن جناب سپیکر، میں آنریبل ممبر سے Agree کرتا ہوں کہ اگر ہم نے آگے جانا ہے اور اپنا پولیسنگ سسٹم کو ٹھیک کرنا ہے تو جہاں پر، ہم نے پچھلے Tenure میں بھی اور اس Tenure میں بھی پولیس کے اندر اصلاحات ہم لائے، نئی قانون سازی کی، اس کے بعد Specialized schools بنے پولیس کے لئے، ٹریننگ ان کو دی گئی ہے، اسلحہ اور ان کو سارے جو Tools ہوتے ہیں وہ Provide کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے پولیس میں اور بھی اس طرح کی اصلاحات لائی ہیں، یہ بڑا ضروری ہے، میری میڈم سے گزارش یہی ہے کہ ہمارے پاس دو راستے ہیں سر، ایک تو چیف منسٹر صاحب نے کیبنیٹ کی ایک کمیٹی بنائی ہے جو ان ہی چیزوں کو دیکھتی ہے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے، پولیس کے حوالے سے، اس کو میں چیئر کرتا ہوں لودھی صاحب اس میں ممبر ہیں، چیف سیکرٹری اور آئی جی اس کے اندر وہ بھی ممبرز ہیں اور ہوم سیکرٹری بھی اس کے اندر ممبر ہیں، تو اگر میڈم Agree کرتی ہیں تو جو میرا ابھی خیال بھی تھا لودھی صاحب سے بھی میں نے صلاح مشورہ کرنا تھا کہ ہم Next week اس لاء اینڈ آرڈر کمیٹی کی میٹنگ بلائیں اور اس کے ایجنڈے پر ہم یہ بھی رکھ لیں گے کہ یہ لیڈی کانسٹیبلز کے ساتھ جو ہو رہا ہے تو ان کو ذرا ریلیف دیا جائے اور ان کو زیادہ سہولت دی جائے۔ باقی تو اگر ان کے پاس چودہ ممبرز ہیں یا نہیں ہیں، بحث کے لئے بھی ہم تیار ہیں، میں تو Agree کروں گا Disagree میں پھر بھی نہیں کروں گا لیکن میرے خیال میں اگر Next ہم کیبنیٹ کی سب کمیٹی میں اس کو لے آئیں، ہم میڈم کو بھی Invite کر لیں گے اس ایجنڈا پوائنٹ کے لئے اور وہاں پر وہ بھی

ڈسکس کرلیں، آئی جی بھی بیٹھے ہونگے اور آئی جی سے پھر میٹنگ میں یہ بھی کہہ دینگے کہ جب میڈم فون کریں تو آپ ان کا فون ضرور اٹھایا کریں، ان کو بھی ہم بتا دینگے، ایسا کوئی مسئلہ بھی نہیں ہوگا، تو اگر وہ Agree کرتی ہیں تو نیکسٹ کیبنیٹ سب کمیٹی میں ہم اس کو لے آئیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، آپ نے بات کی لیکن میں اس سے پہلے آپ کو بتادوں کہ کوئسچن نمبر جو ہے، 7120 جو آپ کا کوئسچن ہے اس پہ، اس پہ Rule 48 کے تحت وہ بحث کے لئے ریکوزیشن آگئی ہے، ریکویسٹ آگئی ہے، تو Tuesday کے دن، Tuesday کے دن، Tuesday کے دن اس پہ ان شاء اللہ تفصیلی بحث ہوگی جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی بالکل جناب سپیکر، جیسے سلطان صاحب نے بات کی ہے، میں اس پہ ڈیٹیل میں ابھی نہیں جانا چاہتی کیونکہ اس میں بہت سی ڈیٹیل باتیں ہیں تو، میں بالکل آنر محسوس کرونگی کہ اگر میں اپنی کانسٹیبل جو لیڈی کانسٹیبلز ہیں اور جو مرد کانسٹیبلز ہیں، ان کے لئے کچھ کر سکوں کیونکہ ان کو اوور ٹائم بھی نہیں ملتا ہے جو ہمارے یہاں پر باہر بیٹھے ہوتے ہیں، سارا سارا دن ڈیوٹی کرتے ہیں تو اس پہ میں بالکل آؤنگی اور میں بالکل Voluntarily آپ کے ساتھ بیٹھ کے اور اس پہ ڈسکشن کرنے کے لئے تیار ہوں اور جو اس میں نکتے ہیں وہ میں ضرور آپ کے علم میں لے کر آؤنگی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Rule 48 کے تحت آپ جتنی وہ ہیں آپ اس کو پورا کر کے Tuesday کو آئیں۔ آصف خان صاحب، جی جناب آصف خان صاحب، آصف خان صاحب۔

<u>جناب آصف خان</u>: جناب سپیکر، یہ جو واقعہ ہوا تھا وہ میرے حلقے میں ہوا تھا تو وہ ان کی انفارمیشن کے لئے، میں ان کو وہ ویڈیو بھی بتا سکتا ہوں، چونکہ انہوں نے کہا ہے آئی جی صاحب کال نہیں Attend کرتے، آئی جی صاحب ہمارے نہایت ہی اچھے ذمہ دار افسر ہیں، تو ان کو جب ہم نے کال کی ہے واٹس اپ کئے ہیں، میسج کئے ہیں انہوں نے جواب دیا ہے مگر انہوں کہا ہے کہ ہشتنگری پولیس والا جو واقعہ ہوا تھا، چونکہ وہ میرے حلقے میں ہوا تھا، تو میں ان کو وہ ڈیٹیل بتانا چاہتا ہوں، جب پولیس۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آصف خان صاحب، آصف خان صاحب، ٹھیک ہے وہ پھر آپ، آپ بیٹھ جائیں (قطع کلامیاں)، میڈم Cross talk نہ کریں Cross talk نہ کریں، Cross talk نہ کریں، Cross talk نہ کریں، (قطع کلامیاں) Cross talk نہ کریں، Cross, cross talk نہ کریں، Cross talk نہ کریں کوئسچن نمبر 7123، کوئسچن نمبر 7123 آصف خان صاحب، آپ بیٹھ

جائیں،   (قطع کلامیاں)   House in order, House in orderآصف خان صاحب، آپ بیٹھ جائیں،   (قطع کلامیاں)   آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں آپ کسی کو جواب نہیں دے سکتے، آصف خان صاحب، آصف خان صاحب، آصف خان صاحب، House in order میڈم نگہت اورکزئی   (قطع کلامیاں)   میڈم، میڈم آپ Cross talk نہ کریں، آپ بیٹھ جائیں، آصف خان صاحب، آپ کسی کو اس طرح جواب نہیں دے سکتے، آپ کا کوئی ہے تو آپ کوئسچن لے آئیں باقاعدہ، نہیں آپ کسی، نہیں آپ اس طرح جواب نہیں دے سکتے، سوری، کوئسچن نمبر 7123، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 7123 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر کھیل وثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں شیخ بدین ایک سیاحتی مرکز کے طور پر منتخب کیا گیا تھا، پر کتنا ترقیاتی کام ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے، یہ رقم کن کن مدات میں استعمال ہوئی اور مذکورہ منصوبہ کب مکمل ہوگا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ شیخ بدین کو صوبائی حکومت نے سیاحتی مرکز کے طور پر منتخب کیا ہے۔

(ب) موجودہ مالی سال یعنی 21-2020 کی اے ڈی پی میں "Approach Road to Sheikh Badeen" کے نام سے کل 3200 ملین کی لاگت کے منصوبہ کی منظوری دی گئی ہے۔ اس منصوبہ پر کام کا آغاز ابھی نہیں ہوا کیونکہ ابھی یہ ٹینڈر کے مرحلہ میں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس منصوبہ پر ابھی تک کسی بھی قسم کا خرچہ نہیں کیا گیا ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، یہ کوئسچن میں نے لکی مروت کے سیاحتی مقام شیخ بدین کے بارے میں پوچھا تھا کہ یہاں کی ترقی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟ جس کا جواب مجھے انہوں نے دیا ہے کہ 21-2020 کی اے ڈی پی میں Approach Road کے لئے 32 ملین کی لاگت کے منصوبہ کی منظوری دی گئی ہے لیکن اس وقت تاحال کوئی کام نہیں ہوا۔ جناب، 20-2019 کی بجٹ سپیچ میں فنانس منسٹر نے ٹورازم ڈیویلپمنٹ کے لئے 3.7 ارب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، جی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: 3.7 ارب کا اعلان کیا تھا جس میں ایک ارب موجودہ سال کے لئے ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن کی ڈیویلپمنٹ کے لئے رکھے گئے تھے اور 15 کروڑ کا اعلان شیخ بدین کے روڈ کے لئے تھا، تو میں پوچھنا یہ چاہتی ہوں کہ وہ پچھلا سال بھی گزر گیا، یہ اس سال میں اماؤنٹ رکھی گئی ہے لیکن تاحال اس پہ کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی احمد کنڈی صاحب، احمد کنڈی۔

جناب احمد کنڈی: جی شکریہ سر، میں فاضل وزیر سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں پہ جو شیخ بدین ہے، یہاں پہ کتنی Average یا Tentative land کتنی ہے جو یہ سیاحتی مرکز ہے اور دوسرا جو روڈ رکھا گیا ہے یہ وہ پرانی Alignment والا ہے یا یہ کوئی New alignment ہے جو یہ Recently ADP میں رکھا ہوا ہے۔ چونکہ وہاں پر پرانا بھی ایک روڈ ہے، اس کی بھی حالت ٹھیک نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Last supplementary, Nighat Orkzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب چونکہ ٹورازم کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، یہ Am I right۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو میڈم کا کوئسچن ہے، اس کے بارے میں اگر پوچھتے ہیں، سپلیمنٹری اس کے بارے میں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس میں ٹورازم کے حوالے سے ہے، اس دفعہ چونکہ کورونا تھا اور زیادہ تر سیاح جا نہیں سکے ہیں اور میں نے Off the record منسٹر صاحب سے بات بھی کی تھی کہ چار سوٹن جو ٹراؤٹ مچھلی جو ہے تو وہ ضائع ہو گئی ہے، بجائے اس کے کہ اس کو مارکیٹ میں لے کر پشاور لاتے یا کسی اور مارکیٹ میں لے کر جاتے، میرے پاس تو باقاعدہ ویڈیو موجود ہے کہ جس میں کہ چار سوٹن ان کو میں نے اسی وقت بتا دیا تھا کہ یہ خراب ہونے والی ہے، تو اس کو مارکیٹ میں لے آئیں اور اس کو وہ کر لیں اور آپ بیچ کے اس سے مطلب انکم حاصل کر لیں لیکن انہوں نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا، کبھی کہتے ہیں کہ کوئی نہیں خراب ہو رہی ہے جبکہ میرے پاس ویڈیو آ گئی ہے کہ وہ چار سوٹن مچھلی ٹراؤٹ قیمتی مچھلی خراب ہو گئی ہے تو اس کے بارے میں بھی اگر جواب دے دیں۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ چونکہ کوئسچن ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا ہے اور شیخ بدین ایک Tourist spot ہے اور گورنمنٹ نے اس کو ڈیکلیئر بھی کیا ہے، نیشنل پارک بھی ہے وہاں پہ، اس میں

سر، یہ دو روڈز اصل میں اس سال Approve ہوئے ہیں اور اس کے اوپر چیف منسٹر صاحب نے ایک سپیشل میٹنگ کی تھی اور چونکہ Approach یہ دونوں سائیڈ سے ہو سکتا ہے، ڈی آئی خان سائیڈ سے بھی ہوتا ہے اور لکی مروت سائیڈ سے بھی یہ دونوں Approaches ہیں اوپر شیخ بدین تک، تو یہ ہاؤس کے نالج کے لئے میں یہ بتا دوں سر، کہ جب میٹنگ ہوئی سی ایم صاحب کی چیئر مین شپ میں تو انہوں نے یہ Approval اب دے دی ہے کہ ڈی آئی خان ٹو شیخ بدین روڈ اور لکی مروت ٹو شیخ بدین روڈ یہ دونوں Approach روڈز جو ہیں اور ان کی منظوری بھی دے دی گئی ہے۔ اب سر، چونکہ آنریبل ممبر صاحبہ سمجھتی ہیں ان باتوں کو کہ گورنمنٹ کا جو بھی پراجیکٹ ہوتا ہے تو وہ جب اے ڈی پی میں آجاتا ہے تو اس کے بعد اس کا ایک پراسیس ہوتا ہے اس کا پی سی ون بنتا ہے، اس کے بعد وہ آتا ہے پی ڈی ڈبلیو او ڈیپارٹمنٹل اس کی کلیئرنس ہوتی ہے، پھر پی ڈی ڈبلیو پی میں جا کے وہاں پہ وہ کلیئر ہوتا ہے اور جب وہاں سے Approve ہو کے اس کی Administrative approval آجاتی ہے تو تب جا کے اس کا ٹینڈر لگتا ہے اور ٹینڈر ہونے کے بعد اس پہ کام شروع ہوتا ہے، تو میں یقین دہانی کرواتا ہوں کہ اس سال جو پورا پراسیس ہے سر، یہ ڈیویلپمنٹل اس کا، تو اس کے اوپر بھی دو ہفتے پہلے سی ایم صاحب نے ایک سپیشل میٹنگ بلائی ہوئی تھی اور جو جہاں پر جو Deficiencies ہیں جہاں پہ Ontime یہ پی سی ون Prepare نہیں ہوتے Ontime ڈیپارٹمنٹل اور پی ڈی ڈبلیو پی سے اس کی کلیئرنس نہیں ہوتی ہے تو اس کے لئے سی ایم صاحب نے Strict instructions دے دی ہیں کہ اکتوبر کے End تک یہ ساری جتنی بھی سکیمز ہیں یہ پی ڈی ڈبلیو پی سے Approve ہونی چاہیئں جتنی بھی اے ڈی پی کے اندر ہیں تاکہ ان کے اوپر ٹائم پر کام شروع ہو اور ریلیز ان کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ہو چونکہ زیادہ تر سکیموں، ڈیپارٹمنٹ جب تھوڑا سا اس سے کام لیتا ہے جو جلدی کام نہیں کرتے تو اس کی وجہ سے اگر آخری کوارٹر میں وہ سکیم Approve بھی ہو جاتی ہے تو پھر اتنا ٹائم نہیں رہتا کہ اس کے لئے ریلیز ہو اور اس کے اوپر کام ہو، تو میں ایشورنس دیتا ہوں کہ اس سال اکتوبر تک یہ ساری سکیمز بشمول اس سکیم کے جو Approve ہو کر ان کے لئے فنڈنگ جاری کر کے اس کے اوپر ان شاء اللہ ہم کام شروع کرینگے۔ باقی میڈم نے بھی ایک سپلیمنٹری کوئسچن پوچھا ہے، نگہت اورکزئی صاحبہ نے ٹراؤٹ کا، تو جناب سپیکر جی۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! سوری یہ چار سوٹن نہیں ہے یہ چار سو ہیچریز ہیں جس میں ٹراؤٹ کو پالا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں جو ہے ہزارہ کے لئے کچھ منظور نہیں ہوا، اپر دیر میں بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے، وہاں پر منظور نہیں ہوا، سارا کچھ وہ سوات گیا ہے۔

وزیر قانون: سر، میں بھی تھوڑا سا حیران ہوا تھا کہ جب انہوں نے چار سوٹن مچھلی کا کہا تو میں تو خود ٹراؤٹ کھانے کا شوقین ہوں، میں نے کہا جی چار سوٹن، ہمیں تو چار ٹن بھی کہیں پہ مل جائے تو میرے خیال میں بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن چار سوٹن بہت زیادہ ٹراؤٹ ہوتی ہے۔ لیکن بہر حال جی چونکہ فشریز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس کا تعلق ہے تو میں اس کو ریفر کرتا ہوں اور وہاں پر فشری ڈیپارٹمنٹ وہ دیکھ لے تاکہ ضائع نہ ہوں کیونکہ ٹورسٹ تو ابھی جانا شروع ہوئے ہیں لیکن اس کے لئے کوئی طریقہ کار نکالیں تاکہ وہاں پہ لوگوں کا روزگار ہوتا ہے اس ہیچریز کی وجہ سے تو ان کو ریلیف مل جائے گا۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم ریحانہ اسماعیل صاحبہ، مطمئن یئی؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب منسٹر صاحب نے کہا مجھے پراسیس کا پتہ ہے لیکن Annual Development Program کا مطلب ہے کہ ایک سال کے لئے جو پروگرام ہے تو اس میں اگلے سال کے لئے بھی رقم رکھی گئی ہے اور وہ پچھلے سال کی رقم میں بھی کچھ نہیں ہوا، تو کیا ایک ساتھ لگائیں گے، کیا پروگرام ہے ان دو سال کی اے ڈی پی کو ملا کے کام کرینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں بڑے ادب کے ساتھ، وہ اس آنریبل ہاؤس کے ممبر ہیں ان کو ضرور یہ پتہ بھی ہو گا لیکن اگر نہیں پتہ تو میں پھر بتا دیتا ہوں، اے ڈی پی میں جو بھی سکیم آ جاتی ہے، یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے، اس حکومت کی بات نہیں ہے، پچھلی کی بات نہیں ہے، یہ تو اسی طرح چلتا آ رہا ہے، اگر کوئی سکیم اے ڈی پی میں شامل ہو جاتی ہے اور اس کے لئے رقم مختص ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ رقم وہاں پر پڑی ہوئی ہے، جب وہ سکیم، یہ میں نے جتنے بھی فورمز بتائیں ہیں، ان سے جب Approve ہو کے اس کے بعد اس پہ کام شروع ہوتا ہے تو وہ رقم خرچ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اگر ایک سال کی اے ڈی پی میں ایک سکیم Reflected ہوتی ہے، لیکن اگر اس پہ کوئی کام نہیں ہو جاتا تو وہ اگلے سال کے لئے وہ ٹرانسفر ہو جاتی ہے، تو اس میں اسی طرح ہوا ہے کہ اس سال یہ سکیم واپس بحال رکھی گئی ہے اور ان شاء اللہ جس طرح میں نے Commit کیا ہے کہ اکتوبر تک اس کی Approval پی ڈی ڈبلیو پی سے ہو کے، تو میں

Limit بتا رہا ہوں، ہماری کوشش ہو گی کہ ستمبر تک اسی مہینے میں ہم اس کی Approval کروائیں اور ان شاء اللہ وہ دیکھیں گے کہ نومبر دسمبر میں اس کے اوپر، گراؤنڈ کے اوپر کام شروع ہوگا، یہ میں ان کو ایشورنس دیتا ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے میڈم، Satisfied۔ کوئسچن نمبر 7045، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ۔

* 7045 _ محترمہ شاہدہ وحید: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا بالخصوص ضلع مردان میں پولیس بھرتی ہوئی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان بھرتیوں میں شہیدوں اور معذور افراد کا کوٹہ مقرر ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع مردان میں محکمہ پولیس کی کل کتنی آسامیاں خالی تھیں، نیز میرٹ، شہیدوں کا کوٹہ اور معذور افراد کے کوٹہ پر بھرتی شدہ افراد کی علیحدہ علیحدہ لسٹ فراہم کی جائے اور جو پوسٹیں اب تک خالی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جہاں تک شہداء کے کوٹے کی بات ہے تو سٹینڈنگ آرڈر نمبر 4/2014 کے مطابق بہت سے پولیس افسران اور جوانوں کی شہادت کے بعد ان کے ورثاء کے لئے مخصوص کیا گیا پانچ فیصد کوٹہ کم پڑ گیا اور بہت سے شہیدوں کے ورثاء (ویٹنگ لسٹ) پر سالوں سے پڑے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے جس کی وجہ سے اکثر امیدواران زائد العمر ہو گئے اور بھرتی کے لئے غیر موزوں قرار دیئے گئے، لہذا ایسی صورتحال کو دیکھتے ہوئے انہیں یہ موقع دیا گیا کہ وہ اگر مطلوبہ تعلیمی اور جسمانی معیار کے مطابق ہے تو وہ پولیس میں بحیثیت کانسٹیبل کسی بھی وقت اپنے آبائی ضلع میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔ اور جب PASI سیٹ خالی ہو جائے تو اپنی باری پر وہ PASI بھرتی ہو جائیں گے۔ پولیس میدان میں لڑنے والی فورس ہے جس میں معذور پولیس جوانوں کے لئے کوئی آسامی نہیں، اس کے ساتھ یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بہت سے افسران اور جوان زخمی ہو کر معذور ہو چکے ہیں۔ جن کو ان اسامیوں پر محکمہ میں رکھا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ وقت میں کوئی بھی آسامی خالی نہیں ہے۔

محترمہ شاہدہ وحید: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میرا سوال نمبر 7045، میں نے بھرتی شدہ شہداء کے ورثاء اور معذور افراد کی لسٹ مانگی تھی، محکمہ نے تو خالی آسامیوں کی لسٹ فراہم کی اور نہ ہی

بھرتی شدہ ملازمین کی لسٹ فراہم کی لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں کچھ اور کہہ رہی ہوں اور محکمہ کچھ اور فراہم کرتا ہے، محکمہ نے لکھا ہے کہ معذور افراد کا پانچ فیصد کوٹہ کم پڑ گیا۔ جناب سپیکر صاحب، پہلے تو وزیر صاحب یہ بتائیں کہ میں غلطی پہ ہوں یا محکمہ نے جان بوجھ کر غلط جواب دیا ہے، ایسے جواب سے میرا اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، محکمہ نے لکھا ہے کہ معذور افراد کا کوٹہ کم ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ اس سوال کو کمیٹی میں ریفر کریں، اگر واقعی معذور شہداء کے کوٹہ کی کمی کی بات ہے تو ممبران صاحبان مل کر اس کا کوئی حل نکالیں، محکمہ پولیس کے شہداء اور معذور ملازمین کی اس قوم کے لئے بے انتہا قربانیاں ہیں، لہذا اس پہ غور کیا جائے شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

وزیر قانون: سر، آنریبل ممبر صاحبہ نے جو سوال پوچھا ہے، اس میں چونکہ انہوں نے شہیدوں کے لئے اور معذور افراد دونوں کا پوچھا ہے، تو وہ محکمے نے تو جواب دے دیا ہے لیکن سر، اس میں کوئی Compromise یا کوئی سیاست یا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جو شہید ہیں ہمارے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں، ان کی قدر ہمارے دلوں میں بھی ہے اور ان کو ہم، ان کے بچوں کو اور ان کے لواحقین کو بھی ہم وہ عزت دینا چاہتے ہیں، خواہ اپوزیشن ممبرز ہوں خواہ وہ گورنمنٹ کے ممبرز ہوں تو جناب سپیکر اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، میں تو اس کے لئے بھی تیار ہوں کہ اگر آنریبل ممبر صاحبہ یہ محسوس کرتی ہیں کہ اس کے اوپر تھوڑی سی کمیٹی کے اندر بات ہونی چاہیئے اور یہ طریقہ کار ذرا از سر نو سے دیکھنا چاہیئے کہ اس میں کیا بہتری آسکتی ہے تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگر اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں پر ڈسکس کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم شاہدہ وحید صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ وحید: ٹھیک ہے جی، بالکل یہ آپ نے صحیح فرمایا ہے لیکن اس میں جو خالی آسامیاں ہیں اس کی میرٹ لسٹ مجھے نہیں ملی ہے نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں؟

محترمہ شاہدہ وحید: ہاں سر، ایک تو میں نے وہ کیا تھا۔ ایک دوسرا جو ہے تو کل خالی آسامیوں کی لسٹ، میرٹ لسٹ کا مجھے بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا چاہتی ہیں، بی بی؟

محترمہ شاہدہ وحید: ہاں، وہ بھجوا رہے ہیں لیکن وہ تو ایک شہداء والا ہے نا، دوسرا یہ میں نے آسامیوں کی میرٹ لسٹ مانگی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، یہ آپ کا جو سوال ہے آپ کو خود سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں، آپ کو خود سمجھ نہیں ہے۔

محترمہ شاہدہ وحید: نہیں نہیں، مجھے سمجھ آ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس لئے کہ آپ کو وہ لکھا ہوا پیپر ملا ہے اور آپ نے وہ پیپر سے پڑھ لیا ہے۔

محترمہ شاہدہ وحید: ٹھیک ہے، وہ کمیٹی میں بھیج دیں تو پھر صحیح ہے نا، ٹھیک ہے جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 7045 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 7173, Ms. Humaira Khatoon.

* 7173 _ حمیرا خاتون: کیا وزیر سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سپورٹس کلچر، ٹورازم اینڈ میوزیم میں مروجہ قوانین کے تحت کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں کے سلسلے میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سننز کوٹہ مقرر ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب ہاں میں ہے تو گزشتہ ایک سال کے دوران محکمہ سپورٹس کلچر، ٹورازم اینڈ میوزیم میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سننز کوٹہ کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل اور ضلع وار تعداد کتنی ہے، نیز ان بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ سپورٹس کلچر و ٹورازم اینڈ میوزیم کے ذیلی دفاتر میں مروجہ طریقہ کار کے مطابق کوٹہ کے تحت بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈائریکٹریٹ جنرل سپورٹس:

دو معذور افراد کو ضلع پشاور اور یک کو ایبٹ آباد میں سکیل تھری میں بھرتی کیا گیا ہے، اسی طرح چھ اقلیتی افراد کو پشاور، ایک کو ایبٹ آباد میں سکیل تھری میں بھرتی کیا گیا ہے۔ خواتین کوٹہ کے تحت دو افراد کو پشاور

اور ایک کو ایبٹ آباد میں سکیل چھ اور تھری میں بھرتی کیا گیا ہے۔ ایمپلائز سنز کوٹہ کے تحت دو افراد کو پشاور میں سکیل تھری میں بھرتی کیا گیا ہے۔

ڈائریکٹریٹ آف آرکیالوجی اینڈ میوزیم میں تین افراد کو سکیل تھری میں پشاور میں معذور افراد کے کوٹہ کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔

ٹوارزم کارپویشن میں گزشتہ ایک سال کے دوان کسی بھی قسم کی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

ڈائریکٹریٹ آف کلچر: صرف ایک فرد کو سکیل تھری میں پشاور میں ایمپلائز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ایک اس کا یہ مسئلہ ہوا ہے کہ مجھے اس کا جواب ابھی میں نے کمپیوٹر کے اوپر دیکھا ہے، کل مجھے اپوزیشن چیمبر کے آفس سے فون آیا تھا چار ساڑھے چار بجے، انہوں نے کہا ہے کہ آپ کا جواب یہاں پہ Put up ہوا ہے لیکن ظاہر ہے کہ وہاں سے جواب لینا تو میرے لئے ممکن ہی نہیں تھا۔ دوسرا جو اس جواب کے اندر میں نے چیزیں دیکھی ہیں، تو اس میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے سوال کے پہلے جز میں کوٹہ کا پوچھا ہے جو کہ میرے خیال میں، میرے ہر سوال میں کوٹے کا پوچھا جاتا ہے لیکن یہ ٹیکنیکل جواب ہے جس میں آنا چاہیئے اس لئے کہ کوٹے کی Basis پہ ہی آگے جواب کا تسلسل جاری رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں کوٹے کا جواب نہیں دیا گیا۔ دوسرا جو اس میں مسئلہ ہے وہ ہے جو یہاں پہ Vacancy ایک Show ہوئی ہے پورے ایک سال کے اندر کلچرل ڈیپارٹمنٹ میں ایک ہی Vacancy جو ہے، ایک بھرتی ہوئی ہے، تو میرا سوال یہ ہے کہ آیا کلچرل ڈیپارٹمنٹ میں پوسٹ یعنی ڈیکلیئر ہی نہیں ہوئی تھی کہ اس میں ایک پوسٹ ڈیکلیئر ہوئی ہے اور ایک ہی پہ انہوں نے بھرتی کی ہے اور دوسرا ٹورازم میں جو ہے پورے سال کے اندر کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ Concerned Minister, to respond۔

وزیر قانون: سر، جواب محکمے نے پورا ان کو فراہم کر دیا جو انہوں نے پوچھا ہے، اگر آپ دیکھ لیں تو میں ڈیٹیل میں نہیں جاؤں گا جو انہوں نے دو پوائنٹس اٹھائے ہیں، اسی کے اوپر میں بتا دیتا ہوں، ایک تو سر، یہ انہوں نے کوٹہ کی بات ہے تو انہوں نے جن جن کا بتایا ہے جی اور انہوں نے پوچھا ہے آنریبل ممبر نے، معذوروں، اقلیتوں اور خواتین اور ایمپلائز سنز کا کوٹہ مقرر ہے تو انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ ہاں مقرر ہے، اس میں سر، اگر Percentage کا پوچھنا چاہتی ہیں تو وہ تو ان کا الگ الگ پھر ہے، مثلاً ریٹائرڈ کا 25

پرسنٹ ہے Deceaseکا 100 پرسنٹ ہوتا ہے، وہ تو ان کو بھی پتہ ہے، بطور ممبر ہم سب کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ کتنا کوٹہ ہوتا ہے؟ پھر انہوں نے دو جگہوں پہ کہ ڈائریکٹریٹ آف کلچر میں وہ پوچھ رہی ہیں سپلیمنٹری میں کہ ایک سیٹ اگر آئی ہے تو صرف ایک سیٹ آئی تھی اور اس پہ ایک ہی بندہ اپوئنٹ ہوا ہے، تو سر، اگر آپ دیکھ لیں تو یہ ایمپلائز سنز پہ ایک بندہ اپوائنٹ ہوا ہے، تو اگر 25 پرسنٹ ان کا کوٹہ ہوتا ہے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں خود کہ اگر سیٹ وہاں پہ دی ہوئی ہے تو وہ 25 پرسنٹ کو آپ دیکھ لیں تو یہ تقریباً چار سیٹس بنتی ہیں، تو چار سیٹس آئی ہونگی اور اس میں 25 پرسنٹ میں ایک سیٹ جو ہے وہ ایمپلائز سنز کو دیا گیا ہے۔ دوسرا وہ پوچھ رہی ہیں کہ ٹورازم میں، تو ٹورازم میں چونکہ میں بہت زیادہ چینجز آئی ہیں، اس اسمبلی نے ایک نئی قانون سازی بھی کی ہے اور اس میں ایک ٹورازم اتھارٹی بھی ابھی بن گئی ہے، جو ٹورازم کے ایمپلائز ہیں تو وہ اس وقت وہ اپنی جگہ پر ہیں تو اس لئے اس سال، اس ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے اندر اگر Vacancy نہیں آئی ہے، اگر نہیں موجود ہے تو اس لئے انہوں نے ان کو تو ریکارڈ فراہم کر دیا کہ اس سال نہیں ہوئی ہے اور جس طرح بھی Vacancies آتی ہیں تو اس Percentages کے مطابق جو کوٹہ ہوتا ہے، مختلف تو اس کی بنیاد پر اس میں ان کو ایڈجسٹ کر دیا جاتا ہے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Ji, Madam, satisfied?

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جی شکریہ، جناب سپیکر۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

7050 _ جناب <u>سراج الدین</u>: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اس کی ضلع وار مالیت کیا تھی؛

(ب) سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لئے اے ڈی پی میں مختص شدہ فنڈز سے کتنی رقم ریلیز ہوئی اور اس میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی لیپس ہوئی، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے، نیز رواں سال 2020-21 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل اے ڈی پی میں محکمہ کے لئے مختص رقوم کی بھی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ)</u>: (الف) سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیل لف (الف) ایوان کو فراہم کی گی۔

(ب) اس کی تفصیل لف (ب) ایوان کو فراہم کی گی۔

7062 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر سائنس وٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیز ان خالی پوسٹوں پر تقرریوں کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذروں اور خواتین کی مخصوص نشتوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے۔ نیز ان بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقے کی وضاحت کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر سائنس وٹیکنالوجی): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ سائنس ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی کے زیر سایہ دو ذیلی ادارے کام کر رہے ہیں:

(01) ڈائریکٹوریٹ آف سائنس وٹیکنالوجی۔

(02) خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ۔

سال 2018 میں صوبائی حکومت کے فیصلے کے تناظر میں ڈائریکٹوریٹ آف سائنس وٹیکنالوجی کی تنظیم نو ہوئی اور نئی آسامیاں بنائی گئیں جن کے سروس رولز متعین کئے گئے جس کا اعلامیہ بمورخہ 20-01-31 کو جاری ہوا۔

مذکورہ نئے جاری کردہ سروس رولز کی راہنمائی میں موجودہ خالی آسامیوں پر موزوں امیدواروں کی تقرریاں عمل میں لائی جائیں گی۔ کچھ آسامیوں پر موجودہ ماتحت سٹاف کو ترقی دی جائے گی جبکہ باقی خالی آسامیاں مروجہ قوانین کے تحت محکمانہ توسط سے یا پھر پبلک سروس کمیشن کی راہنمائی میں باقاعدہ مشتہر کی جائیں گی۔ جن میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کے لئے مختص کوٹہ کو حسب قوانین ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ میں تاحال اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ اقلیتی کوٹہ: (کل مختص شدہ 75 پوسٹوں کا 5 فیصد) دو آسامیاں خالی ہیں جن کو پر کیا جارہا ہے۔

2۔ معذور کوٹہ: (کل مختص شدہ پوسٹوں کا 2 فیصد) دو آسامیاں خالی ہیں جن کو پر کیا جارہا ہے۔

3۔ خواتین کوٹہ: (کل مختص شدہ 75 پوسٹوں کا 10 فیصد) ابتدائی طور پر چھ آسامیوں پر بھرتی ہو گئی تھی جس میں تین خواتین نے دوسرے محکموں میں روزگار اختیار کیا۔ پانچ خالی آسامیوں کو بھی جلد پر کیا جائے گا۔

تمام خالی آسامیوں پر بھرتیاں قانون کے مطابق عمل میں لائی جائیں گی۔

خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ایکٹ 2011 کے تحت وجود میں آیا ہے۔ خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ سروس ریگولیشن میں کوٹہ سسٹم کو بیان نہیں کیا گیا تاہم اقلیتی، معذور اور خواتین کوٹہ سیٹوں کو مختص کرنے کے حوالے سے آئندہ منعقد ہونے والے کے پی آئی ٹی بی ہیومن ریسورس اینڈ ریمینونیرشن کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ ڈائریکٹوریٹ آف سائنس و ٹیکنالوجی کے تحت گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر کوئی بھرتی عمل میں نہیں لائی گئی۔ لہذا موجودہ عملہ میں کچھ کنٹریکٹ و مستقل ملازمین مستند معذور افراد موجود ہیں جو موجودہ مروجہ قوانین یعنی Project APT Rules کے تحت بھرتی ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

مستقل ملازمین:

1۔ محمد وارث خان، معذور نائب قاصد BPS-4 بھرتی کا سال 2007۔

2۔ محمد عابد معذور نائب قاصد BPS-3 بھرتی کا سال 2018۔

پراجیکٹ / کنٹریکٹ ملازمین:

3۔ محمد اظہار معذور نائب قاصد BPS-3۔

4۔ صبا گل، خاتون اسسٹنٹ پراجیکٹ کوآرڈینیٹر (BPS-16) خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	مخصوص پوسٹ	سکیل	آسامیوں کی تعداد	ضلع	بھرتی کا طریقہ کار
1۔	اقلیتی سیٹ	S3 (BPS-1-4)	02	پشاور، ایبٹ آباد	کے پی آئی ٹی بورڈ ایکٹ 2011 کے تحت۔
2۔	معذور کے لئے سیٹ	۔	۔	۔	بھرتیوں کا عمل جاری ہے۔
3۔	خواتین کے لئے سیٹ	M5 (BPS-18) مساوی	03	پشاور	کے پی آئی ٹی بورڈ ایکٹ 2011 کے تحت۔

7024 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر جیل خانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہری پور جیل میں قیدیوں کی کتنی تعداد ہے اور کتنا سٹاف بھی موجود ہے تمام سٹاف کی لسٹ مہیا کی جائے، نیز جیل ہذا میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تاج محمد (معاون خصوصی جیل خانہ جات): (الف) ہری پور جیل میں قیدیوں کی موجودہ تعداد 1234 ہے اور اس جیل میں سٹاف کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے اور بیمار قیدیوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک سینئر میڈیکل آفیسر، ایک میڈیکل آفیسر اور ایک فی میل میڈیکل آفیسر بمعہ پیرا میڈیکس سٹاف تعینات ہیں۔

7222 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ اسلحہ لائسنس کا اجراء کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مئی 2013 سے تاحال نئے لائسنس کی تفصیل، نام لائسنس ہولڈر، پتہ، شناختی کارڈ کی کاپی، ممنوعہ / غیر ممنوعہ، سرکاری / غیر سرکاری اور تاریخ اجراء کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں، صوبائی محکمہ داخلہ انفرادی اسلحہ لائسنس کا اجراء نہیں کرتا بلکہ مجوزہ لائسنس کا اجراء اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ ڈپٹی کمشنرز صرف غیر ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس کا اجراء کرتے ہیں۔

(ب) 2013 سے تاحال ضلع وار نئے لائسنسوں کی تعداد 2,49,939 ہے جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave Applications: جناب عبدالکریم خان صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر؛ جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر، جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، وزیر سماجی بہبود 4 ستمبر؛ جناب بلاول آفریدی صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر؛ جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر، جناب انور زیب خان، ایم پی اے 4 ستمبر، سید اقبال میاں صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر، جناب جمشید خان مہمند صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر؛ جناب محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر، جناب بابر سلیم خان سواتی

صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر، جناب محمد اقبال وزیر صاحب، منسٹر 4 ستمبر، جناب نثار احمد خان صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر، حافظ عصام الدین صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر، جناب عاقب اللہ خان صاحب، ایم پی اے 4 ستمبر، محترمہ بصیرت خان صاحبہ، ایم پی اے 4 ستمبر، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے 4 ستمبر۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted. Malik Badshah Saleh, Point of order, ji.

زه به په ایجنډه را شم جی، بنه، ایجنډا پوره شی نو هغې نه پس به ټولو له موقع ورکړم، تا سو له به، ټول هاؤس له به۔

ملک بادشاہ صالح: زما ډیره ضروری خبره ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order of the day کمپلیټ کړم جی۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5, Privilege Motion: Ms Sumayya Bibi, MPA, to please move her Privilege Motion No. 83, in the House. Sumayya Bibi.

محترمہ سمیہ بی بی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، عرض یہ ہے کہ 2020-08-31 کو بنوں کے ڈی ای او فیمیل ایجوکیشن آفس میں چند خالی کلاس فور آسامیوں پر ڈی ای او فی میل انٹرویو لے رہی تھی جس میں زیادہ تر امیدوار بنوں کے، دیگر معزز ممبران اسمبلی کے منتخب کردہ لسٹ میں شامل تھے۔ چند انٹرویو دینے کے خواہش مند تعلیم یافتہ بیروزگار نوجوان میرے پاس آئے اور ڈی ای او فی میل کے خلاف انٹرویو میں شامل نہ کرنے کی شکایت کی، جس پر میں نے انٹرویو سے دو دن پہلے ڈی ای او سے بات کی تو ڈی ای او فی میل نے مجھے کہا کہ میں تمہیں ایم پی اے نہیں مانتی اور اگر کوئی مجھے ہٹا سکتا ہے تو ہٹا لے اور بالکل بات کرنے کو تیار نہیں تھی۔ پھر میں نے ایڈیشنل ڈی ای او سے کہا کہ اس کو سمجھا لو جس کے بعد ایڈیشنل ڈی ای او بنوں نے کہا کہ لسٹ ہمیں بھجوا دو، لوگوں کو انٹرویو میں شامل کر لیں گے، تو انٹرویو کے دن جب میرے نمائندے نے میری ذاتی لسٹ ڈی ای او فی میل کے سامنے رکھی تو ڈی ای او فی میل اور اس کے ساتھ فرخ سیار، جو کہ محکمہ تعلیم کے کسی سکول میں ہیڈ ماسٹر ہے دونوں نے انٹرویو، لینے سے میری استدعا مسترد کر دی اور میرے نمائندے کو انٹرویو امیدواران کے سامنے میرے خلاف نازیبا اور گستاخانہ الفاظ استعمال کئے

اور کہا کہ مخصوص نشست پر ایم پی اے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے سیکرٹری ایجوکیشن یا ڈائریکٹر سے لیٹر بھجوادو کہ تم ایم پی اے ہو یا نہیں؟ جناب سپیکر، اس سے نہ صرف میرا بلکہ سارے مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا ان افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، نیز ڈی ای او بنوں سے پوچھا جائے کہ انہوں نے انٹرویو سے قبل، بنوں سے بیروزگار تعلیم یافتہ نوجوانوں کی لسٹ طلب کی تھی اور خالی آسامیوں کو کس اخبار میں شائع کیا گیا یا نہیں؟ نیز اس سے ہم سب کی بے عزتی ہوئی ہے اور یہ فرخ سیار کو کس نے حق دیا ہے کہ وہ میرے ساتھ ایسا کرے؟ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، میں جو، مطلب یہاں پر ایک ہماری ٹریڈیشن بھی ہے اور روایات بھی ہیں کہ کسی بھی ممبر کی اگر پریویلج موشن آتی ہے تو وہ ہم اس کو ضرور، کیونکہ ممبر قابل احترام ہوتا ہے اور اس ہاؤس میں جب آتے ہیں تو ہم اس کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔ اس طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا لیکن چونکہ میں نے ابھی یہ پریویلج موشن پڑھی ہے تو اس میں سر، بات ملازمت دینے کی یا نہ دینے کی ہے، تو میں تو ممبر سے یہی ریکویسٹ کروں گا کہ ہم بیٹھ جائیں گے، ہمارے ایجوکیشن کے جو منسٹر ہیں، اکبر ایوب صاحب، تو ان کے ساتھ آنریبل ممبر صاحبہ اور میں بھی، اگر کہتے ہیں تو میں Coordinate کرلوں گا اور اکبر ایوب صاحب کے ساتھ اور سیکرٹری ایجوکیشن کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، اس ڈی ای او کو بھی بلالیں گے اور ان سے پوچھ لیں گے، کہ پورا طریقہ کار بھی دیکھ لیں گے، Obviously بغیر Legal formalities کے تو کوئی بھی ایمپلائنمنٹ نہیں ہو سکتی، جو ایمپلائنمنٹ ایکسچینج سے ریکارڈ منگوانا پڑتا ہے، وہ سارا پورا کرنا پڑتا ہے، تو میں تو پھر بھی ریکویسٹ کروں گا کہ اگر وہ چاہتی ہیں کہ ملازمتوں کا اگر مسئلہ ہے اور اگر وہ سمجھتی ہیں کہ پراسیس دیکھنے کے لئے، وہ زیادہ دیکھیں کہ پراسیس Follow ہوا ہے، Legal follow ہوا ہے، نہیں ہوا ہے؟ تو ہم بیٹھ جائیں گے منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب کے ساتھ اور دیکھ لیں گے، اگر پھر اس کے بعد بھی ان کا کوئی گلہ ہوا تو پھر سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کو بھیج سکتے ہیں، تو بہر حال وہ اگر Response آپ ان سے لے لیں اس کے اوپر تو پھر اس کے بعد دیکھیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی میڈم!

<u>محترمہ سمیہ بی بی</u>: نہیں، یہ تو میری بھی بے عزتی ہوئی ہے، نوکری دینا یا نہ دینا اس سے میرا کوئی کام نہیں ہے اس کو کمیٹی میں ڈالنا چاہیئے ضرور۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر، ٹھیک ہے، میرا تو یہی تھا کہ اگر مسئلہ حل کروانا ہے لیکن اگر وہ سمجھتی ہیں کہ ان کی خدا ناخواستہ کوئی بے عزتی کی کوشش ہوئی ہے تو پھر سر، بھیج دیں، ٹھیک ہے، کمیٹی میں پھر بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Privilege Motion No. 83, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say, 'Yes' and those who are against it may say, 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Privilege Motion is referred to the concerned Committee. Item No. 7: Call attention Notice, Call Attention Notice.

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، زما هغه پوائنټ آف آرډر باندې لږه موقع راکړئی جی۔ ډیره ضروری خبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order of the Day ہو جائے، آخر میں، آخر میں سب کریں گے جی۔ کال اٹینشن۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر صاحب، یو دوه منټه موقع ورله ورکړئی کنه، دا خو د دوئی رائیټ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، دا Order of the Day اوشی نو د هغې نه پس به اخلو۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): دا دوئی رائیټ دے جی، ور کړئی ورله موقع۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائیټ دے جی، خبره ټهیک ده جی خو۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her call attention notice N0. 1232. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سر، اگر ایک منٹ کا موقع دے دیتے آپ کی آنریبل چیئر سے میں ریکویسٹ کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میڈم، میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے بعد، ایجنڈے کے بعد میں بیٹھا ہوں، جس نے بھی بات کرنی ہے کر لے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آج جمعہ کا دن ہے سر، آپ کو بھی پتہ ہے، ہمیں بھی پتہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں بیٹھا ہوں، میں بیٹھوں گا جی، اس لئے تو پہلے Order of the Day پورا کر لیں جو ایجنڈے پر ہے، جمعہ کا دن ہے، جو ایجنڈے پر ہے، پہلے ہم اس کو نپٹا لیں پھر اس کے بعد ہم دیں گے ٹائم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، آپ کی بات ٹھیک ہے، ہم آپ کی چیئر کی عزت کرتے ہیں لیکن، لیکن۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میڈم، آپ Continue کریں، آپ Continue کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، میں موو کرتی ہوں لیکن اگر ایک منٹ دے دیتے تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue کریں جی۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، دا خو غیر قانونی کار نه دے جی، دا خو زمونږه حق دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سے پہلے، اس سے پہلے اور لوگوں نے بھی کہا ہے، پہلے Order of the Day کمپلیٹ کرتے ہیں جی۔ جی جی، میڈم۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ ماحولیات اور فارسٹ کے متعلق میرا ایک توجہ دلاؤ نوٹس ہے کہ ماحولیات اور فارسٹ میں مختلف کیڈرز کی پوسٹیں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں جن میں زون ٹو کا حصہ سرے سے شامل ہی نہیں کیا گیا ہے۔ نوٹس میں نے یہ دیا ہے کہ محکمہ ماحولیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ ماحولیات اور جنگلات میں مختلف اقسام کی اخبارات میں پوسٹیں شائع ہوئی ہیں جن میں زون ٹو کا حصہ سرے سے شامل ہی نہیں کیا گیا جس سے زون ٹو کے خصوصاً بے روزگار نوجوانوں کی حق تلفی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ پی ایف آئی پشاور میں سید اختر نامی شخص کو غیر قانونی سیٹ سے ٹرانسفر کیا جائے اور اس کو اپنی سیٹ پر بھیجا جائے اور متعلقہ آفیسر کو اپنی ڈیوٹی حوالہ کی جائے، لہذا حکومت مذکورہ مسئلے کی مکمل تحقیقات کرے اور مشتہر شدہ آسامیوں پر جو بھرتیاں ہیں وہ بند کی جائیں، نیز شارٹ لسٹ امیدواروں کی CNIC اور ڈومیسائل کی کاپیاں بھی فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر صاحب، اس پر مجھے پہلے اگر جواب مل جاتا تو میں پھر اس شخص کے بارے میں، ورنہ پہلے میں بتادوں اس کے بارے میں کہ میں کس بندے کی بات کر رہی ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ بولیں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بندہ ہے جس کا نام ہے، جو کہ Eligibility of EO ہوتی ہے، وہ ہے زاہد محمود صاحب جو کہ ایم فل کے لئے گیا تھا اور ابھی واپس آگیا ہے، یہ دراصل اس کے پارٹ ہیں، یہ ذمہ داری اس شخص کی ہے لیکن تاحال اس کی سیٹ پر جو ہے، یہ ایم ایس سی فارسٹری اور بی ایس فارسٹری اس کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس کی جگہ پر جو بیٹھا ہوا ہے وہ سید اختر نامی ایک بندہ بیٹھا ہوا ہے اور اس کی کوالیفکیشن صرف ڈپلومہ ہے، وہ صرف اس میں Wood میں ہے۔ اب آپ مجھے بتائیں Wood اور کہاں ایم فل اور کہاں پر فارسٹری میں تو ایم ایس سی، اور یہ بندہ جو ہے اس کے پاس چار وہ ہیں، یعنی چار قسم کے اس کے پاس وہ Portfolios ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ سیکرٹری، آفیسرز کلب جو ہوتا ہے، اس کا یہ چیئرمین ہے۔ جناب سپیکر، دوسری بات، ممبر ہے مسجد کمیٹی کا، تیسرا انچارج ہے، یہ انچارج اس کی ورکشاپ کا، جو انچارج ہوتا ہے جی۔ اس کے علاوہ چیئرمین شارٹ لسٹنگ بھی ہے، جناب سپیکر صاحب، اس کا کام کیا ہے؟ اس کا کام یہ ہے کہ یہ ڈرا دھمکا کر اور جو لوگ پوسٹوں پر Hired ہیں یعنی جیسے کلاس فور کے لوگ ہیں، جیسے اردلی ہو گیا، نائب قاصد ہو گیا، بیرے ہو گئے اور کلرک ہو گئے، ورکشاپ میں جو لوگ کام کرتے ہیں جناب سپیکر، یہ ان کو ڈرا دھمکا کر ان کو فارغ کرتا ہے اور پھر اپنی مرضی کے لوگ لے آتا ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں، اب ایک اور بات بھی آجاتی ہے کہ زون کا کوٹہ پہلے فیڈرل کے پاس تھا لیکن ابھی جب 20 دسمبر کے بعد یہ ہمارا صوبائی اس پر آگیا ہے جس میں کہ زون ٹو میں یعنی کہ پشاور میں کسی قسم کی کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے، ساری پوسٹیں ڈی آئی خان اور پتہ نہیں کہاں اور کہاں انہوں نے دی ہیں؟ تو جناب سپیکر صاحب، میرے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو اگر آپ مہربانی کر کے کسی کمیٹی کے حوالے کر دیں یا اس پر مکمل طور پر بحث کے لئے اس کو منظور کر لیں تو میرے لئے بہتر ہو گا، اس کو کمیٹی کے اگر حوالے کر دیں تو وہاں پر سارا کچھ Thrashout ہو جائے گا کیونکہ ایک بندے کے پاس، اور وہ بندہ واپس آچکا ہے جو بندہ اس سیٹ کے لئے Eligible ہے اور جو پہلے کام کرتا رہا ہے، جو کہ ایم فل کے لئے باہر گیا ہوا تھا، یہ آگیا لیکن اس کو کھڈے لائن بٹھایا ہوا ہے اور افسروں نے اپنی ملی بھگت سے ایک شخص کو پانچ چھ عہدے دے کر اور وہ اپنی مرضی سے اس کو استعمال کر رہے

ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، ایک تو فی الفور آپ اس پر یہ رولنگ دیں کہ اس بندے کو ہٹا کر اور اس بندے کی انکوائری کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے میڈم، آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ میڈم، میں میڈم، گورنمنٹ کی، گورنمنٹ کی، Ji, concerned Minister, respond please.

سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ چونکہ انوائرونمنٹ سے Related ہے لیکن آج اشتیاق صاحب چھٹی پر ہیں تو انہوں نے مجھ سے کہا ہوا تھا میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔ اس میں دو چیزیں اہم ہیں جو میڈم نے پوائنٹ آؤٹ کی ہیں۔ ایک وہ کہہ رہی ہیں کہ زون ٹو میں کسی کو اس میں بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔ اور دوسرا وہ جو آفیسر اس وقت وہاں اس عہدے پر بٹھا دیا گیا ہے۔ تو ان کے بارے میں انہوں نے Reservations ظاہر کئے ہیں کہ یہ اس کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ سر، ڈیپارٹمنٹ کا جو جواب ہے وہ یہ ہے کہ جب یہ بھرتیاں ہو رہی تھیں، وہ ڈیپارٹمنٹ اس بات کے اوپر کلیئر ہے کہ یہ ساری بھرتیاں According to the law and rules ہوئی ہیں اور Explain میں یہ کرتا ہوں کہ کس طرح ہوئی ہیں؟ اس میں سر، یہ زون پر جب یہ تقسیم ہوتی ہیں یہ ملازمتیں تو اس میں زونل ایلوکیشن جب ہوتی ہے تو اس میں جب یہ Calculation کی گئی تو ہر زون کے حصے میں 26 یعنی Twenty six آسامیاں وہ کلاس فور کی اور 28 آسامیاں کلاس تھری، یہ ہر زون کے حصے میں آئیں، جب اس کو Allocate کر دیا گیا تو بعد میں جب سر، یہ چیک کیا گیا کہ ہر زون کے اندر کیا پوزیشن ہے تو سر 26 آسامیاں کلاس فور اور 28 آسامیاں کلاس تھری، ہر زون کے لئے ایلوکیشن میں، ان کے حصے میں آئیں۔ جب زون وائز پوزیشن کو چیک کیا گیا تو زون ٹو میں 137 افراد اس وقت کلاس فور ہیں، ملازمین ہیں، 137 اور اسی طرح طرح 57 افراد جو ہیں وہ کلاس تھری کی آسامیوں پر پہلے سے بھرتی شدہ ہیں۔ تو سر، اگر یہ آپ دیکھ لیں تو 111 وہ کلاس فور اپنی ایلوکیشن سے زیادہ وہاں پر بھرتی ہیں Already اور 29 افراد کلاس تھری، وہ اپنی ایلوکیشن سے زیادہ اس وقت بھرتی ہیں زون ٹو میں، اس میں سر، میں ایک اور بات، بڑی بات بھی بتاتا ہوں، اگر آپ مجھ سے Personally پوچھیں تو زون ٹو میں، میرا ضلع بھی آتا ہے، تو اگر میں صرف اپنے ضلع کی بات کرتا یا زون کی بات کرتا تو تب میں بھی، لیکن یہ جب آج میں اسمبلی کے لئے میں تیاری کر رہا تھا تو یہ جواب جب میں نے پڑھا تو اس میں یہ نظر آ رہا ہے کہ اس میں زیادہ بھرتیاں ہیں زون ٹو میں تو اس کی وجہ سے اس وقت زون ٹو میں اس وقت یہ بھرتیاں نہ ہو سکیں، یہ تو اس کا جواب ہو گیا۔ دوسرا جی، اس کے اوپر، یہ جو سیٹ ہے ایگزیکٹیو آفیسر زاہد محمود جو کہ اس سے پہلے جو Appointed تھے تو سر، وہ یہاں پر

میرے پاس ان کا ایک خط ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مجھے فراہم کیا گیا ہے کہ انہوں نے ریکویسٹ کی تھی ڈی جی ایف آئی سے ان کو ٹرانسفر کریں یہاں سے کیونکہ، وہ سر، میں پڑھ دیتا ہوں The undersigned is admitted to M-Phil Course at Haripur University Scholarship offered under the Project Capacity Building of Forest Education. Due to my engagement in said course, the research work in classes are commenced from 23rd, therefore, I may be re-designated from the post of Executive Officer to Research Branch/Division, so that I could perform my duties in addition to research work and attend، یعنی اس نے ریکویسٹ خود کی تھی، اس کا مسئلہ تو ایک طرف ابھی رکھ دیتے ہیں، خود اس نے ریکویسٹ اب بات آتی ہے کہ یہ جو ہمارے صاحب، مسٹر سید اختر خان جس کے اوپر میڈم نے Reservations ظاہر کئے ہیں کہ ان کا پھر، کس طرح یہ ہوا؟ تو ایک تو وہ کہہ رہی ہیں کہ وہ آفیسر کلب کے کوئی بھی ہیں، وہ تو سر، ان کا اپنا ایک وہ ہوتا ہے وہ تو کوئی سرکاری پوزیشن نہیں، مسجد کمیٹی، ابھی میں اور لودھی صاحب جہاں رہتے ہیں، وہ منسٹرز کے جو گھر ہیں جہاں پر، تو وہاں پر مسجد کمیٹی کے لودھی صاحب بڑے ہیں، وہ ہم سے بھی کہتے ہیں کہ کوئی چندہ دیں مسجد کے لئے تاکہ مسجد کی دیکھ بھال ہم کر سکیں، تو وہ تو ایک ایسا کام ہے جی، اس میں تو کوئی، مسجد کمیٹی تو میرے خیال میں وہ تو ایک اچھا کام ہے، اس میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ میں جب، سارے آفیسرز میں سے انہوں نے ریکویسٹ کی، دوسرے آفیسر نے کہ ان کو دوسری جگہ ٹرانسفر کریں تو ڈیپارٹمنٹ نے جتنے آفیسرز ان کے پاس Available تھے، ان میں سب سے موزوں وہ یہی ہیں۔ اب سر، آخری بات میں کرنے لگا ہوں اس سارے ایشو کے اوپر، یہ جو بھرتیاں ہیں اور یہ جو Eligibility ہے، اس کے اوپر ایک Writ petition بھی داخل کر دی گئی ہے اور یہ Writ Petition No. 3635 P/2020 اور اس کے اوپر پیشی بھی 26 اگست کو ابھی پیشی ہوئی ہے اور وہ وہاں پر آنریبل جو سینیئر جج ہیں ہمارے جسٹس قیصر رشید صاحب، تو انہوں نے اس سارے پراسیس کے اوپر Stay order دے دیا ہے اور اگلی تاریخ جو ہے 10/09، یعنی ابھی جو آنے والا 10 ستمبر جو ہے، اس کی تاریخ بھی دے دی ہے، تو میرے خیال میں سر، اگر وہ Sub-judice ہو گیا ہے، وہاں پہ ہائی کورٹ اس کو ابھی دیکھ رہی ہے تو ہمیں ذرا صبر کرنا چاہیئے وہاں سے فیصلہ آجائے تو اس کے بعد میرے خیال میں اگر اور کوئی بات ہو گی تو ہم اسمبلی میں کر لیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں ریکویسٹ کرونگی کہ جب تک عدالت کا فیصلہ نہیں آتا، میرے اس توجہ دلاؤنوٹس کو پینڈنگ کر دیں اور جب فیصلہ آجائے تو پھر اس کے بعد اس پہ، کیونکہ کمیٹی کا تو ٹھیک ہے وہ کمیٹی کا انچارج کوئی بھی ہو سکتا ہے مسجد کمیٹی کا، یہ Violence committee کے بھی چیئر مین ہیں، یہ شارٹ لسٹنگ کے بھی چیئر مین ہیں، یہ پانچ کمیٹیوں کے چیئر مین ہیں، ایک تو چیئر مین کلب کے ہیں، وہ تو چلیں آفیسر زنے ان کو بہت اچھا سمجھ کر بنا دیا، مسجد کو بھی چھوڑ دیں لیکن وہ تو تین اور کمیٹیوں کے بھی یہ ہے، تو مطلب یہ ہے کہ "میم زر ما ټول زماً، تو اس میں تو وہ "میم زر ما ټول زماً والی بات آتی ہے، تو میں یہ سمجھتی ہوں، میں آپ سے ریکویسٹ کرونگی کہ آپ کے تھرو منسٹر صاحب سے کہ تو آپ سے ایک ریکویسٹ کرونگی کہ آپ جن کا کوسچن ہوں ان کو اپنے محکمے کے بارے میں، میں سمجھتی ہوں کہ لاء منسٹر صاحب قابل انسان ہیں، وہ ہر کوسچن کا جواب دے سکتے ہیں، بلکہ پورے ڈیپارٹمنٹ ان کے حوالے کر دیں تو وہ جواب دے دینگے لیکن میں ایک بات ضرور کرونگی کہ یہاں پہ جو منسٹر ہے وہ اپنا جواب خود دے تو بہتر ہے اور اگر وہ کسی وجہ سے نہیں آسکا تو ٹھیک ہے میں ان کی بات مان لیتی ہوں کہ اگر یہ Sub-judice ہے تو اس پہ تب تک میرا یہ نوٹس جو ہے تو یہ کال اٹنشن جو ہے، اس کو پینڈنگ رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، اس طرح ہے کہ ابھی تو منسٹر صاحب نے آپ کو کافی تفصیلی جواب دے دیا ہے، اور انہوں نے کہا کہ یہ Sub-judice بھی ہے تو اس ایشو کو ابھی فی الحال وہ کرتے ہیں، اگر نیکسٹ سٹیج پہ وہ کیس کورٹ سے Withdraw ہو جائے یا ختم ہو جائے تو پھر نئی کوئی موشن یا اس پہ کال اٹنشن لے آئیں گے، اوکے تھینک یو جی۔

Mr. Khushdil Khan, MPA, to please move his call attention Notice No. 1288.

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخواہ میں عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، انجنیئرنگ یونیورسٹی پشاور، بنوں یونیورسٹی، فاٹا یونیورسٹی، خیبر میڈیکل یونیورسٹی، کوہاٹ یونیورسٹی، باچا خان یونیورسٹی چارسدہ اور ٹیکنیکل یونیورسٹی نوشہرہ مستقل وائس چانسلرز سے محروم ہیں۔ اسی طرح ان یونیورسٹیز اور دیگر جامعات میں مستقل رجسٹرار، کنٹرولر امتحانات، ڈائریکٹر فنانس وغیرہ کی بھی تعیناتی نہیں کی جاتی ہے اور اضافی چارج یا پھر جونیئر افسران کے ذریعے ان اہم عہدوں کے امور نمٹائے جارہے

ہیں جو کہ جامعات اور طلبہ و طالبات کے مفاد میں نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج یونیورسٹیاں مالی بحران سے دوچار ہیں۔اس کے علاوہ ہائرایجوکیشن میں ڈائریکٹر تعلیمات کا عہدہ تین ماہ سے خالی پڑا ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف دفتری امور متاثر ہو رہے ہیں بلکہ قانون کی خلاف ورزی بھی ہو رہی ہے، لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان تمام خالی عہدوں پر بلاتاخیر میرٹ کی بنیاد پر تعیناتی کی جائے۔

جناب سپیکر، آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں، اب پختونخوا میں آٹھ یونیورسٹیاں ہیں اور آٹھ یونیورسٹیوں میں وائس چانسلر کی تعیناتی ابھی تک نہیں ہو سکی ہے، وجوہات کیا ہیں؟ کیونکہ آپ کو پتہ ہے اگر یہ ہماری اسمبلی ہے آپ کے بغیر یا سپیکر کے بغیر اس کی ایڈمنسٹریشن How will the administration be run? کیا آپ سیکرٹری کے ذریعے چلائینگے، جب وائس چانسلر نہ ہوں تو پھر مطلب پروائس چانسلر ہوگا یا ایکٹنگ وائس چانسلر ہوگا یا جو بھی ہوگا، تو وہ کس طرح اس کو سمجھالیں گے؟ سر، یہ دوسری بات آپ سن لیں کہ وہاں پہ مطلب ہے اس یونیورسٹی میں کنٹرولر آف ایگزامینیشن، رجسٹرار جو پوسٹ اہم پوسٹ ہوتی ہے اس طرح فنانس جونیئر آفیسرز چلاتے ہیں یا مطلب ہے ان کے پاس دو دو چار چارجز ہوتے ہیں، تو یہ کیا مطلب ہے، ایک گڈ گورننس کی ایک مثال دے رہے ہیں، کیا یہ اس حکومت کی کمزوری نہیں ہے کہ وہ وائس چانسلر کو نہیں لگائے؟ سب کچھ اس کا میکینزم ہے، ہمارا یونیورسٹی ایکٹ 2012 ہے امنڈمنٹ ایکٹ 2016 ہے، اس میں طریقہ کار ہوتا ہے اور دوسرا سر، آپ اس کو دیکھیں کہ ہمارا ہر ایجوکیشن ڈائریکٹر، اس سے پہلے بھی میں نے مطلب ہے اپنے محترم بھائی سے کہا تھا کہ ڈائریکٹر ہائر ایجوکیشن تو کیا اب چلو وائس چانسلر کے لئے ایک میکینزم ہے کہ یہ سرچ کمیٹی ہوگی اور اس میں انٹرویو وغیرہ سب، لیکن ڈائریکٹر کے لئے مقرر کرنے کے لئے کیا حرج ہے، کیا ان کو اپنا آدمی نہیں مل رہا ہے یا ان کو جو Blue-eyed person ہے وہ نہیں مل رہا ہے انہیں، وہ نہیں مل رہا ہے کیا یہ تو مطلب آپ تو میرے پاس کل لے کہ آئیں آپ کو میں ڈائریکٹر سر، سر، تیسری بات یہ اس کا مطلب ہے کہ یہ سارا سٹرکچر جو ہمارا ہے، ہم رولز آف بزنس 1985 کو Violate کر رہے ہیں، اس میں یہ کوئی پروؤژن نہیں ہے، جو بھی پوسٹ خالی ہو جائے فوراً اس کو ایک Capable اور ایک Suitable person کو آپ اس پر لگادیں، تو یہ تو سارا ایڈہاک ازم پر چل رہا ہے میں سر، آپ کے نوٹس میں لاتا ہوں، خلیق الرحمان صاحب تشریف فرما ہیں، ہمارے یہ محترم بھائی بھی ہیں دوست بھی ہیں، شریف آدمی بھی ہیں لیکن ایسی شرافت

پر کیا مطلب ہے کہ جب ڈیپارٹمنٹ پر ان کا کنٹرول نہیں ہوتا ہے سر، دو دفعہ میں ان سے ملا ہوں، پھر صلاح الدین کو میں نے بھیجا ہے چار دفعہ ان کے ساتھ ملے ہیں کہ ان کے ساتھ آپ ایک میٹنگ کر لیں، ہمارے کوہ دامان کالج ہے، اب ایک پرنسپل آتا ہے دو مہینے گزارتا ہے پھر تیسرا آ جاتا ہے تو سر، اس طرح ڈیپارٹمنٹ تو نہیں چلایا جا سکتا ہے کہ اگر ایک منسٹر صاحب، ایک معاون خصوصی یا کوئی ایڈوائزر اپنے دفتر کو اہمیت نہیں دیتا ہے، اس کو ٹائم نہیں دیتا ہے تو جب ہمارے مسائل حل نہیں ہوتے تو یہ ڈپارٹمنٹ کس طرح Improve ہو جائیں گے؟ تو سر، ان سے میں گزارش کرتا ہوں کہ مجھے ایک ٹھوس جواب دے دیں کہ کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے؟ تھینک یو سر۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, Mr. Khaliq ur Rehman.

<u>جناب خلیق الرحمان (مشیر اعلیٰ تعلیم)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں خوشدل صاحب کو داد بھی دیتا ہوں کہ انہوں نے ہائر ایجوکیشن پہ بڑی اچھی نظر رکھی ہوئی ہے اور ایسی چیزوں کو وہ سامنے لا رہے ہیں جو کہ موجودہ ٹائم میں ضرورت بھی ہے، پہلے بھی میں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے دروازے کھلے ہیں ہم تجاویز بھی لیں گے اور ان شاء اللہ اس پہ کوشش کرینگے کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خلیق صاحب، آپ کی آواز، تھوڑی لاؤڈ کریں، ان کو مائیک دے دیں، دوسرا مائیک دے دیں۔

<u>مشیر اعلیٰ تعلیم</u>: بس ٹھیک ہے خیر ہے، تو اس میں انہوں نے یہ جو بات کی ہے یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز کی، اس میں ان کی بات ٹھیک ہے، اشتہار بھی اس کا آیا ہوا ہے اور Already سرچ کمیٹی بھی ہے اور ساتھ ساتھ جو ہے ان کی سکروٹنی بھی ہو گئی ہے جن امیدوارں نے اس میں حصہ لیا ہے، مطلب جنہوں نے Apply کیا ہے وہ کوئی لگ بھگ سو، ایک سو بیس بندوں نے Apply کیا ہے۔ اس میں جو تین مہینے آپ کے سامنے کووڈ تھا، اس کی وجہ سے وہ پراسیس اس طرح نہیں چل سکا لیکن یہ ہے کہ اب ہم اس پراسیس کو آگے چلا رہے ہیں اور ہم سرچ کمیٹی کو نام بھی بھیج رہے ہیں لیکن ساتھ ساتھ چونکہ اس میں ہمیں کچھ ایشوز آئے تھے Regarding appointments of Vice Chancellors پچھلے، Acts جتنے بھی ہوئے ہیں، اس میں کچھ چیزیں ایسی تھیں کہ جن کی وجہ سے ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ ہم ایکٹ میں چینجز کریں، وہ اسمبلی لے کر آئیں اور یہاں سے بھی مطلب اس کو باقاعدہ Thoroughly دیکھ کر اس پہ فیصلہ کیا جائے، تو یہ تھوڑا بہت ہم نے اس وجہ سے اس پراسیس کو روکا ہوا ہے لیکن یہ ہے کہ ان شاء اللہ امید یہ ہے کہ اگلے ہفتے تک ہم وہ ایکٹ کیبنیٹ میں لے کر پھر اسمبلی میں لے آئیں گے۔

دوسری انہوں نے جو بات کی ہے ایڈمنسٹریٹیو پوزیشنز کی، اس میں ایسا ہے کہ جو انہوں نے کہا کہ وائس چانسلرز نہیں ہیں، وہ بات بھی ان کی ٹھیک ہے لیکن ہمارے ایکٹ میں Pro Vice Chancellors موجود ہیں یونیورسٹی میں، وہ پراپر طریقے سے یونیورسٹیز چلا بھی رہے ہیں اور As such کوئی ایسا ایشو نہیں آیا ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ جو سامنے آئے یا اس کی وجہ سے کوئی ایشوز بنے، تو ایڈمنسٹریٹیو ایشو کی جو بات انہوں نے کی ہے، اس میں یہ ہے کہ ہمارے چانسلر صاحب نے اس پہ پابندی لگائی ہوئی تھی، تمام اس طرح کے ایڈمنسٹریٹیو پوزیشنز ہیں، ان کی اپوائنمنٹ کے لئے انہوں نے پابندی لگائی ہوئی تھی جو کہ دو تین دن پہلے انہوں نے وہ پابندی اٹھالی ہے، ان شاء اللہ وہ جتنی بھی ایڈمنسٹریٹیو پوزیشنز ہیں، وہ اس کا پراسیس دوبارہ شروع ہو جائے گا۔ تیسری بات انہوں نے کی ہے ڈائریکٹر ایجوکیشن کی اور جو موجودہ ڈائریکٹر ہم نے اپوائنٹ کیا ہوا ہے وہ ایک تجربہ کار بندہ ہے، اس کا تجربہ ہے پہلے بھی اور الحمد للہ جو پچھلے پانچ چھ مہینے میں آپ نے جو Improvements دیکھی ہوں گی ہائر ایجوکیشن میں Specifically کالج سائید پہ وہ بھی آپ کے سامنے ہے، میں دوبارہ اس پہ زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن پہلے سے بہتری آئی ہے۔ انہوں نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے Regarding appointment of proper Director، اس پر بھی پراسیس ہم نے شروع کر دیا ہے، ان شاء اللہ وہ بھی اس مہینے کے آخر تک یا اگلے مہینے کے سٹارٹ تک اس کی اپوائنمنٹ بھی ہو جائے گی، Thank you very much۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی، جناب خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ)</u>: زه د محترم ورور جواب نه مطمئن نه یمه د هغې وجه دا ده سر، چې د وائس چانسلر خپل یو Tenure وی For example that is for three years اوس دوئی ته خو، دا ایډمنسټریشن ته پته لګی، ایډمنسټریشن د دوئ دا سیکرټری څه کوی دا هائر ایجوکیشن والا، د ته دا پته نه لګی چې دا وائس چانسلر به په مارچ 2020 کښې ریټائیرډ کیږی پکار ده چې دې دا پراسیس د جنوری 2020 نه شروع کړی چې دې ایډوټائزمنټ ورکړی ځکه چې ده ته دا پته ده چې دا وائس چانسلر به په تیس مارچ باندې به دې ځی نو ده له پکار ده چې ده کښې احساس وی، ده کښې Capability وی ده کښې Eligibility وی او دې غواړی چې زما Employment اوشی نو پکار ده چې دے یکم جنوری نه شروع اوکړی او وائی چې ایډورټائزمنټ هم اوکړے سرچ کمیټئ

ته به نامه هم راشی، نو چې هغه وائس چانسلر چې کوم Incumbent وی چې هغه ریټائر کیږی نو یکدم به بل راغلې وی خو د دے څوک سر، انټرسټ نه اخلی اوس زما دے وررور اووئیل چې Improvement تاسو څه Improvement اوکړو تاسو ما ته اوښایئ، نوټیفکیشن راغلې دے چې ټول کالجونو کښې تاسو بی اے بی ایس سی ختمه شوه او بی ایس به شروع کړئی تاسو ماته اوښایئ چې تاسو په پختونخوا کښې په دې نوټیفکیشن عمل کړے دے او تاسو بی اے، بی ایس سی ختمه کړه او بی ایس مه شروع کړے دے؟ دوئیمه خبره دوئی دا اووئیل چې په هغې باندې Ban هم نشته، چا پرے Ban لګولے وؤ، Ban خو مطلب دا دے چې په هغه ځائے به لګی چې کوم ځائے کښې زیات تر Irregularity شوی وی۔ اوس رجسټرار پوسټ یو ډیر Important post دے د کنټرولر Important post دے او چې ته په هغې باندې یو جونیئر سړے واخلی نو هغه جونیئر سړے خو به ستا غلط آرډر هم منی ځکه چې هغه مطلب دا دے غلطه فیصله به اخلی هغه به د هغه پوسټ تنخواه به اخلی نو هغه به سر، خو چې کوم سړے ستا په میرټ راغلو نو هغه به ستا غلطه خبره نه منی ځکه هغه ته پته ده چې زه په میرټ باندې راغلې یم، خو چې هر کله ته یو جونیئر سړے راولی او هغه باندې Higher Authority, Higher responsibility واچوی نو هغه مطلب دے د هغې Enjoyment به هم کوی او هغه به کوی نو هغه به ستا خبره هم منی۔ اوس سر، دوئی دا اووئیل چې ما ډائریکټر واغستو، آیا د Director واغستو که نه د بل سړے مطلب دا دې Additional Director له چارج ورکړو او که نه مطلب دے چې بل Director ئے جونئیر واغستو، ځکه سر There is no notification of a proper Director, of a proper competent of the post نو دا مطلب دے آخر سر ګورے دا ډیر عجیبه خبره ده چې هر کله چې یو Director نه وی او فل پاور هغه سره نه وی نو هغه به څنګه مطلب دے Institution، دا خو ګورے زه عرض کومه دا اوس جی اوګورے Education زمونږه Fundamental right دے۔ تاسو آرټیکل 9 اوګورے جی تاسو Article 34 اوګورے چې دا Fundamental right دے دا به تاسو خوامخوا ورکوے چې هر کله مطلب دا دے چې مونږه دے له توجه نه ورکوؤ چې زه یو ډائیریکټر هم نه شم Appoint کولې شم نو بیا به زه څه کولې شم

او زه یو چارج هغه سړی له ورکړم، خو یا خو به هغه زما هغه هر قسم به Illegal orders، Illegal خبره به هم منی، Unfair case هم به کوی نو سر دوی ته تاسو دا

یو Ruling ورکړے چې دا ډیر یو Important۔ زمونږ یونیورسټۍ سر تاسو اوګورے زمونږ په دے پختونخوا کښې دا یو شو یونیورسټۍ دی، پښاور یونیورسټی چې هغې کښې تاسو هم سبق وائیلې دے، مونږ هم پکښې وائیلې نن د هغې څه حال دے۔ نن هغه مطلب دے هغې فیسونه مطلب دے چې هغه پیسې تنخوا ګانې نشی ورکولې Employs د پاره نو دا مالی بحران، ولې مالی بحران راغلو، مالی بحران سر په دے راغلو چې هلته Permanent Vice Chancellor نشته دے هلته رجسټرار نشته دے هلته فنانس کنټرولر نشته نو بیا به مطلب دے خلق به اخوا دیخوا کوی۔ تاسو سر په دے باندې سر، رولنګ ورکړے چې دا دے اوکړی Thank you sir۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ټهیک شو جی، ټهیک شو، Concerned Minister, Khaleeq Sahib

<u>مشیر اعلیٰ تعلیم:</u> سپیکر صاحب، انہوں نے بات کی ہے پشاور یونیورسٹی کے حوالے سے اور اس میں جو مالی بحران ہے، اس میں جو مالی اس کا بحران ہے، اگر تفصیل میں میں جانا چاہوں تو آپ کے سامنے ہوگا کس کے ہاتھوں یہ اس مالی بحران تک ہم پہنچے ہیں، Illegal appointments کس کے دور میں ہوئی ہیں؟ یہ ذرا نکال کہ آپ دیکھ لیں وہ انہی کے دور میں ہوئی ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Cross Talking نہ کریں، ابھی آپ کی بات ہوئی ہے جی۔

<u>مشیر اعلیٰ تعلیم:</u> وہ انہی کے دور میں ہوئی ہیں 2008 سے لے کر 2013 کے درمیان، جو Illegal appointments ہوئی ہیں اس کی وجہ سے اس وقت یونیورسٹیز کا یہ حال ہے، ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں اصلاح لے آئیں، ہمارے لئے بہت زیادہ مشکلات ہیں لیکن ہم نے اس پہ سٹینڈ لیا ہوا ہے، الحمدللہ آپ باقی یونیورسٹیز میں بھی جا کے دیکھیں، انہیں کے دور میں وہ اپوائمنٹس ہوئی ہیں جن کی وجہ سے اس وقت یہ ایشوز بنے ہوئے ہیں تنخواہیں ہماری یونیورسٹیز نہیں دے سکتی ہیں اس میں کیا تھا کہ انہیں کے لوگوں نے، انہیں کی مرضی کے وائس چانسلرز اپوائنٹ ہوا کرتے تھے اور انہیں کی اس پہ وہ اپوائنٹمنٹس ہوا کرتی تھیں، ہم تو اس کو ٹھیک کر رہے ہیں، اس وقت ہم اس میں لگے ہوئے ہیں کہ اس کو ٹھیک کریں اور ان شاء اللہ اس کو ٹھیک کریں گے ہم، اس کے علاوہ انہوں نے جو بات ہے بی اے/ بی ایس کی، جو ختم ہوا

ہے پچھلے اس میں، ابھی جب ختم ہوا ہے، ہمارے دور میں ہم اس کا سٹارٹ دوبارہ لے رہے ہیں Asاس کو اے ڈی کے لئے تو اس میں وہ بھی وہ پراسیس بھی ان شاء اللہ آپ دیکھ لیں گے اس کا اناؤسمنٹ بھی ہو جائے گا آج کل میں اور اس میں Admissions online بھی سٹارٹ ہو جائیں گے۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر کی انہوں نے بات کی ہے، وہ تجربہ کاربندہ ہے، ہم نے پروسیجر کو Follow کر کے اب اس کو چارج دیا ہے، میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ان شاء اللہ اس مہینے کے آخر تک یا اگلے مہینے کے سٹارٹ تک ہم اس کو ایک پراپر جو ہے ڈائریکٹر کی اپوائنمنٹ بھی کر لیں گے، تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ)</u>: میں کبھی بھی غلط اپوائنمنٹ کی Favour نہیں کرونگا، آخر سات سال آپ کے ہو گئے، ہماری جو حکومت تھی 2008 سے 2013 تک تھی، ہم نے یونیورسٹیاں قائم کی تھیں اور اس میں جو آپ کہہ رہے ہیں کہ غلط بھرتی ہوئی ہے تو آپ کے پاس طاقت ہے، پاور ہے، آپ سکروٹنی کر لو، آپ کر بھی چکے ہیں لیکن آپ کے ہاتھ میں کچھ نہیں آیا ہے، آپ دیکھیں، آپکو ایک وائس چانسلر کا میں نام بتا دیتا ہوں، یہ جو یہاں نوشہرہ میں ہے ٹیکنیکل، وہ چانسلر کہاں پہ بھاگا ہوا ہے، وہ آپ نے کہاں سے لایا تھا، یہاں پر انہوں نے استعفیٰ جو دیا تھا کس کو دیا تھا؟ وزیراعلیٰ صاحب کو دیا تھا وزیراعلیٰ صاحب اس میں اتھارٹی نہیں ہیں، اس میں گورنر اتھارٹی ہیں گورنر نے اس کی اپوائنمنٹ کر لی، استعفیٰ وزیراعلیٰ کو پیش کر رہا ہے اور وہ بھاگ گیا ہے، وہ بھاگ کر چلا گیا ہے، یہ تو آپ کے دور میں ہوا ہے، آپ نے اس کے خلاف کیا ایکشن لیا؟ سر، زما به دا يو ريکويسټ وي چې يو رولنگ په دے باندې ورکړئ چې ديکښې دا کار کيږي، بس او۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خليق صاحب تاسو دا څه وائې دا خو زه کميټئ ته اوليږم که تاسو څه کوے جي؟

<u>مشیر اعلیٰ تعلیم</u>: کميټئ ته د تلو ضرورت نشته دے جي مطلب دا دوی چې کوم دغه دی هغه قانون دے هغې باندې به مونږه اوګورو هاؤس ته ئے Put کړے جي بس هاؤس ته ئے Put کړے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دا خو دا بحث به تاسو به هم لګيائے خوشدل خان صاحب به هم لګيا وی۔ دا جي کال اټينشن دے د هغوی نوټس کښې تاسو خبره راوسته او هغوی به په هغې باندې ورکنګ اوکړئ تاسو Satisfied نه يئ Proper په دې

باندې بيا کوئسچن راوړئ څه شے وی تاسو اوکړئ جی په هغې باندې په کال اټينشن باندې رولنګ نه ورکړلې کيږی جی په کال اټينشن باندې تاسو رولنګ نه شئ ورکولې دا ستاسو نو کال اټينشن د دې د پاره وی چې تا د ګورنمنټ په دغه کښې نوټس کښې يو خبره راوسته جی۔

جناب خوشدل خان(ایڈوکیٹ): زه يو خبره کوم جناب سپيکر صاحب، يو ملګرے دے ما ته دا اوښائی چې تاسو رولنګ نه شئ ورکولې دا کرسئ هر وخت رولنګ ورکولې شی هر قسم رولنګ ورکولې شی تاسو دوی ته دا هدايت کولې شې تاسو دا Advise کولې شے چې يره درې مياشتو کښې دے Appointments اوکړے دوه مياشتو کښې ئے اوکړے تاسو کولے شې دا چې تاسو ته څوک وائی نو هغه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسټر صاحب تاسو خوشدل خان صاحب سره کښينئ او چې د ده څومره Grievances او څه شے مسائل ئې دی په دې باندې ده سره کښينئ او دا مسئلې حل کړے جی۔

جناب خوشدل خان(ایڈوکیٹ): يا د قانون مطابق د اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هم د قانون مطابق به کوی جی د پاکستان تحريک انصاف ګورنمنټ به د قانون مطابق کار کوی ان شاءالله تهينک يو۔

مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوانوادرات مجریہ 2020کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8, Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2020.

Minister for Law: Sir, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2020, in the House.

جناب خوشدل خان(ایڈوکیٹ): دے سره Related زه يو خبره کوم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوس اوشو جی، دا خو Introduce شو، Introduce شو جی۔ هغه نور څه پکښې نشته۔۔۔۔

جناب خوشدل خان(ایڈوکیٹ): دے سره Related يو خبره ده دا زه ستاسو په نوټس کښې راولم ديکښې وائی "Statement of objects and reasons" سر، تاسو

او ګورے تاسو او ګورے لږ کنه خیر دے ستاسو به I am being to refresh your memory, Sir. It is desirable to amend the Khyber Pakhtunkhwa Antiquities Act, 2016 سر تاسو او ګورے په دے رولز کښې دا دے 78 دیکښې دا وائی چې "The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a Statement of Objects and Reasons". What mean of Object, what mean of Reasons کیا۔ It is desirable کیا ہم قانون اپنی خواہش کے مطابق بنائیں گے؟ نہیں، یہاں پر آپ اور آپ کی رولنگ ہے، اس پہ ہمارے سپیکر صاحب کی رولنگ ہے اور یہ میں نے پہلے بھی اٹھایا تھا کہ Object کا مطلب ہے، مقصد کہ آپ اس ترمیم کو کس مقصد کے لئے لا رہے ہیں؟ پھر آپ Reasons دینگے وجوہات کہ یہ مقصد ہے، تو اب یہاں پر یہ لفظ لکھا گیا ہے کہ It is desirable to amend یعنی یہ ہم اپنی خواہش کے مطابق، تو اگر ہم قانون سازی اپنی خواہش کے مطابق کرنا شروع کرلیں، اگر ہم ترامیم اپنی خواہش کے مطابق کریں تو یہ تو اس آئین کی بھی خلاف ورزی ہے اور پھر یہ قانون سازی تو نہیں ہوگی، یہ تو پھر اپنی مرضی کے، تو سر، اس پر اس کو واپس کرلیں، اس پر چاہیئے یہ تھا کہ اسمبلی سیکرٹریٹ اس پر Objection کر دیتا کہ اس پر آپ Object لکھیں، Object کا مطلب ہے Aim کہ کیا مقصد ہے، کیوں یہ ترمیم لائی جا رہی ہے، اس کی کیوں ضرورت پیدا ہوگئی ہے؟ اور پھر جب ضرورت پیدا ہو جائے تو پھر آپ Reasons دینگے، یہ تو نہیں ہے کہ It is desirable یہ کیا لفظ ہے، یہ لاء والے یہاں بیٹھے ہونگے، ابھی سر، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ Desirable کیا ہوتا ہے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، خوشدل خان صاحب۔ لاء منسٹر صاحب، منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، یہ چونکہ خوشدل خان صاحب مجھے یاد ہے آنریبل ممبر نے پہلے بھی اس طرح یہ ایشو اٹھایا تھا اور میں بتاتا ہوں نا، جی، ایک منٹ آپ مجھے دیں تو اس میں سر، یہ Object and reasons کے اوپر انہوں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ میرا اس کے چونکہ Everybody is entitled to his or her opinion تو اس وقت بھی میں نے اس کے اوپر Response دیا تھا گورنمنٹ کی سائیڈ سے اور ابھی بھی میں وہ Response دے رہا ہوں کہ Objects and reasons کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ اس میں بتادیں کہ ضرورت کیا پڑ گئی ہے؟ تو وہ یہ بات بھی یہاں پر کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے کہ اگر اس میں Desirable کا لفظ لکھا ہوا ہے تو خدانخواستہ کسی کی انفرادی

(شور)   سر، اس ہاؤس کی Desire ہے، یہ تو اس ہاؤس کی Desire کے اوپر اس میں ترمیم ہو رہی ہے،
سر، یہاں پر ہم کسی مچھلی بازار میں تو ہم نہیں بیٹھے ہیں ناجی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب، آپ دیکھیں، آپ کا پوائنٹ آگیا، آپ جب بولتے ہیں تو وہ سنتے ہیں، اب جب وہ بول رہے ہیں تو آپ سنیں، آپ تو بچوں کی طرح حرکتیں کر رہے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: یہ پتہ نہیں یہ خوشدل خان صاحب اچھے بھلے انسان ہیں، کبھی کبھار یہ غصہ ہو جاتے ہیں، یہ کوئی مچھلی بازار تو نہیں ہے، یہ اسمبلی ہے، وہ اپنی بات کریں ہم اپنی بات کریں گے، ایک طریقہ کار، آرام سے Relax، اپنا دماغ کو ٹھنڈا کر کے آرام سے بیٹھے رہیں، ہم اپنی بات یہاں پر کرتے ہیں۔   (شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ Continue کریں، آپ Continue کریں۔

<u>وزیر قانون</u>: آرام سے، آرام سے سر، آرام سے،   (شور)   میں ریکویسٹ کرتا ہوں ذرا ٹھنڈا ہو کے آرام سے بیٹھ جائیں، یہ کوئی ہماری کوئی دشمنی یہاں پر نہیں چلتی، یہ کوئی دشمنی نہیں ہے، ہم اپنی بات کریں، ہم اپنی بات کریں گے،   (شور)   تھوڑی سی برداشت پیدا کریں، برداشست نہیں ہے۔
(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب، میڈم آپ بیٹھ جائیں، خوشدل خان صاحب، وہ جب آپ کو جواب دے رہے ہیں تو آپ سن لیں، اطمینان سے سن لیں اس لئے کہ آپ کی جتنی باتیں تھیں انہوں نے تسلی سے سنی ہیں، آپ بھی اپنے آپ میں برداشت پیدا کریں، ان کی سن لیا کریں۔ جی۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ وہ چھوٹے بچے جب آپس میں لڑتے ہیں ناجی، تو وہ ایک دوسرے کی بات نہیں سنتے اور بس ایک اپنی بات کرتا ہے، دوسرا اپنی، ادھر تو ہم Mature Parliamentarians ہیں اس ہاؤس کے،   (شور اور قطع کلامیاں)   دیکھیں ناجی، پھر شروع ہو گئے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دیکھیں، وہی پھر بچوں والی حرکتیں آپ کر رہے ہیں، خوشدل خان صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: میں تو کم از کم   (قہقہہ)   تو سر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ Objects and reasons اس میں دیئے گئے ہیں، اگر خوشدل خان صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ Objects and reasons ان کے مطابق ٹھیک نہیں ہیں اور Desire کا میں وہی کہہ رہا تھا لیکن وہ مجھے کاٹ رہے ہیں بار بار کہ Desire اگر لکھا ہے، یہ تو نہیں کہ سلطان کی Desire پر یا نگہت بی بی کی Desire پر یا کسی اور کی،

یہ تو اس ہاؤس کو وہ Put کر رہے ہیں اور ہاؤس کے اندر اس کے اوپر ووٹنگ ہو گی، ڈیبیٹ، (شور اور قطع کلامیاں) آرام سے، آرام سے، خیر ہے حوصلہ، حوصلہ کر لیں، میں بات کر لوں تو اس کے اوپر ڈیبیٹ ہو گی، پھر اس کے بعد اس کے اوپر ووٹ ہو گی تو سر میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر اس کے اندر وہ امنڈمنٹ لانا چاہتے ہیں بیشک وہ موو کریں اس کے اندر امنڈمنٹ لے آئیں، اس کے اوپر ہم لیں گے، ضرور ان کی بات ہم سن لیں گے۔ جہاں تک Introduction کی بات ہے، آج صرف یہ بل Introduced ہو گیا ہے، Introduction کے بعد اس کے اوپر بہت مراحل آئیں گے ان شاء اللہ، ان مرحلوں میں جو بھی امنڈمنٹس ہو نگی (قطع کلامیاں) دا اوگورئی جی، نه منی کنه۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب، تاسو هم هغه د ماشومانو په رنګئ هغوی وئیلی دی چې ماشومان دی او د ماشومانو په رنګئ حرکتونه کوئ، او یو سینئر لائر یئی جی، وکیل یئی ښه هر څه نه خبر یئی، قانون نه خبر یئی دومره به زه نه یم خبر، دومره به قانون نه زه نه یم خبر څومره تاسو خبر یئی۔

<u>جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ)</u>: دوئی ته ما قانون واؤرولو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه جی، تاسو واورئی خیر دے برداشت پیدا کړئی، خیر خوشدل خان صاحب لږ بهر بوځئی لږی اوبه پرې یو ګلاس اوڅکوئی چې غصه ئے یخه شی۔ (قہقہہ)

<u>وزیر قانون</u>: سر، دا ښه ده چې اوئے خندل، ډیره موده پس مو خوشدل خان صاحب په خندا اولیدو په دې هاؤس کښې۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: څه ښه دا بابک صاحب راغې، اوس به ئے کنټرول کړی۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، دا Introduction اوشو، مخکښې زه ریکویسټ کوم که بیا امنډمنټ راولی، بالکل که هغې کښې جائزه څه خبره وی، زه به ئے ورسره او منم، داسی هیڅ خبره نشته۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت صاحب، زه یو خبره کومه جی، زه خبره کومه جی، په دې باندې مخکښې هم خوشدل خان صاحب دغه راوړے وو او سپیکر صاحب په دې باندې Already رولنګ ورکړے دے۔

جناب عنایت اللہ: زه دا یو خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده جی، زه خبره اوکړم، بیا تاسو په دی باندې، رولنګ سپیکر صاحب Already مخکښې ورکړے دے او دا پریکٹس چې کوم دے که تاسو ټول وائی چې دا ټهیک نه دے نو Next time دپاره به ان شاءاللّٰه ډیپارټمنټ په دې باندې ورکنګ اوکړی خوځنګه چې منسټر صاحب اووئیل چې دا Desire word د یو کس دپاره نه دے، دا Desire پوره د اسمبلئ دپاره دے، نو تاسو هغې نه هر قسم Meaning اخستئ شی جی، خو Next time دپاره زه ډیپارټمنټ ته وایمه چې بیا Proper په دې باندې Definition او پوره Explanation سره هغوې خپل ورکنګ کوی۔ جی عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب، تاسو هم لکه زمونږ هغه خبره اوکړه چې کوم مونږ کول غواړو خو زمونږه او ستا خبره کښې لږ غوندې Difference دا دے چې دا بل ډیپارټمنټ Introduce کړے دے، اسمبلئ نه دے Introduce کړے او دا اوس Introduce شوے دے خو دا اسمبلئ کښې Introduction stage کښې لا فائنل شوے نه دے، ډیر سینئر لائر دے، دے فارن ګریجویټ دے، ده نه مونږ ډیر Expectations ساتو، ډیر توقعات ترې ساتو، دے داسې کمزورې خبره اوکړی چې هغه خپله باندې چیئر دطرف نه کوم رولنګ راغلې هغې دے Violate، ګوره دلته چې کومه خبره باندې اختلاف راشی نو په هغې باندې خلق دلائل اووائی، سپیکر خپله رولنګ ورکړی، هغه د سپیکر رولنګ فائنل وی، تر هغې پورې چې دهغې دپاره چرته لیجسلیشن نه وی شوے یا هغه چرته کورټ Set aside کړے نه وی، هغه دسپیکر رولنګ چې دے نو هغه فائنل وی۔ دا د سپیکر صاحب رولنګ فائنل شوے دے، دباندې، دی بل باندې به څوک اعتراض نه کوی خو Statement of objects and reasons چې دے، د دې لاندې صرف یو جمله لیکلې ده او دهغې جملې نه بیشکه هغه دې ډیر مختصر وی خو هغی کښې د دې بل پوره Intent او دهغې Crux او دهغې Jest چې دے موجود وی، نو دا چې څو پورې نه وی شوے نو دا بل دهغې رولنګ خلاف دے، دې وجې نه ورته مونږ ریکویسټ کوؤ چې دے دې په خپله خبره باندی اصرار نه کوئ او د دې دا بل واپس کړی او ورسره دے چې کوم ستاسو رولنګ دے As

per your ruling, the Speaker ruling, statement of objects and reasons ورکړې نو دهغې نه وروستو به له دا بل بيا Introduce کړی، زمونږه په بل په مندرجاتو باندې لکه څه دغه نشته دے خو د چې کوم ليګل پراسيس دے نو پکار دا ده چې په دی پارليمان کښې هغه ليګل پراسيس د ليجسليشن دپاره اختيار کيږی۔

جناب ډپټی سپيکر: سلطان خان۔

وزير قانون: سر، زه خو د عنايت الله صاحب ډير قابل سړے دے پخپله هم او دهغوی شکريه هم ادا کوم چې ما دپاره ئے ډير ښه الفاظ هم استعمال کړل خو مونږه ټول جی دلته چې ناست يو نو ددې هاؤس بطور ممبران ټول وخت څه نه څه ايزده کوؤ او هم دا څنګه چې هغوی خبره اوکړه چې په يو پوائنټ باندې دواړو اړخونه دلائل راځی او په هغې باندې بيا مخکښې هاؤس مخکښې روان وی۔ دا Objects and reasons والا چې کومه خبره ده جی، دا اوس کيدے شی داسې زه دا نه وايمه، کيدے شی په دې الفاظو کښې بهتری راتلی شی، ګنجائش په هر ځائے کښې موجود وی، زه د د سره اختلاف نه کوم، انسانی Efforts چې کوم دے يو خو د الله تعالیٰ طرف نه چې کوم پيغام راغلې دے، د قرآن مجيد په شکل کښې، هغې کښې څه ترميم يا هغې کښې څه بهترئی نور څه ګنجائش نه وی، نور خو چې انسانی ښومره هم زمونږه قوانين دی يا الفاظ دی يا ليګل ټرمز دی، په هغې کښې هر وخت د بهترئی يو ګنجائش موجود وی، دلته زه صرف دا يوه خبره جی کومه، ټهيک شو دلته که د هاؤس دا خيال وی يا دچيئر دا خيال وی چې په د Objects and reasons دا کوم سيکشن چې دے مختلف قوانين دا خو چې کله نه دا اسمبلئ وجود کښې راغلې ده، هم په دې طريقه راروان دی خو که چرې د دے هاؤس دا خيال وی چې په ديکښې بهتری راتلی شی نو زه Being Law Minister دی وخت کښې چونکه ماسره لاء منسټری ده نو زه به د دی فلور نه ډيپارټمنټس چې ښومره دی هغوی ته هم زه دا وايم او بيا چونکه لاء ډيپارټمنټ ته هر يو بل د Vetting دپاره راځی نو زه لاء ډيپارټمنټ ته هم وايم چې دې باندې خصوصی طور اوګوری چې هر يو بل Objects and reasons چې کله راځی په هغې کښې دی صحيح طريقې سره په ښه الفاظو باندې دهغې هغه Jest راولی،

خو یو خبره زه کوم چې دیکښې سر، ډیټیلز نشی راتلې گوری، اوس لکه مثلاً دا کوم Antiquities Act کښې چې کوم امنډمنټ بل دے، دا نن چې کوم اوس هغوی وائی چې Introduce شوے نه دے خو Introduce شو، هغه پوره شو هغه پراسیس۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Introduce شوے دے۔

وزیر قانون: هغې کښې دا دی او کوم چې زمونږه رولز دی، یعنی خوشدل خان صاحب چې کوم د رول 76 اړخ ته اشاره اوکړه نو دا خو چې کله نوټس ورکوی نو هغه وخت کښې به ورسره Statement of objects and reasons راځی، نو دا خو هغه سټیج باندې په دے باندې اعتراض کیدے شو، د Introduction په سټیج دیکښې دغه نشته، ما بیا هم دا اوونیل چې که تاسو امنډمنټ دیکښې راوستل غواړئی نو چونکه دا د دې ایکټ یو حصه ده، امنډمنټ پکښې هم راوستے شی خو سر، زه به بیا هم یو خبره دا کوم چې Objects او Reasons یعنی دا اوگورئی دا ډیر، دغه شان که دا تاسو اوگورئی دا امنډمنټ بل چې کوم دے، په دې کښې صرف دوه سیکشنے دی او په دې یو سیکشن خو صرف Short title والا دے نو هغه خو لکه صرف یو قانونی تقاضا ده، دا صرف په یو سیکشن کښې د دې امنډمنټس دی، نو Objects and reasons کښې ئے دا لیکلی دی چې چونکه ضرورت پیښ شوے دے، Desirable کیدے شی، د Desirable په ځائے پکار دے چې دا اولیکی ټهیک شوه زه به دومره Concede کړم چې د Desirable په ځائے د خوشدل خان صاحب دا ټکے نه دے خوښ نو د Desirable په ځائے Need هم لیکلې شی، کیدے شی، دا هم یو ښه ټکے وؤ خو چې چرته ضرورت پیښ شو، هغوی اولیکل چې زمونږه Objects او Reasons د دے، گورئی د یو سیکشن امنډمنټ دے نو چې اوس څومره سیکشنے وی نو هم هغه هومره ورسره Objects and reasons هم لیکی، هغه هم داسې څه logical خبره بیا نه ده، نو دا خو صرف په یو سیکشن کښې امنډمنټ دے نو ځکه هغه Objects and reasons کښې لیکلی دی چې یره په دې یو سیکشن کښې مونږه امنډمنټ کول غواړو، د دے Reason دا دے، نور خو باقی په دې هاؤس کښې په دے امنډمنټ باندے ډیبیټ هم کیدے شی، په دی ووټنگ هم کیدے شی، نو زه خو دوئی دواړو

صاحبانو ته دا وائیمه چې لکه هم د امنډمنټ ښومره ورسره Objects and reasons هم دومره اولیکی نو بیا به هغه امنډمنټ کوم یو وی او Objects and reasons به ئے کوم یو وی خو بیا هم ما صرف دا پوائنټ د هاؤس په نوټس کښې راستو، زه بیا هم د دې ځائے نه دا ډائریکشن ورکوم ډیپارټمنټ ته هم او زما د لاء ډیپارټمنټ چې کوم دا لیجسلیشن سیکشن دے، هغوی ته هم زه دا Strict instructions ورکومه چې هر یو بل Vetting ته راځی او تاسو ئی کیبنیټ ته بیا راوړئی، د هغې نه مخکښې دا اوګورئی چې په دیکښې ښومره بهتری په Objects and reasons والا سیکشن کښې راتلے شی، زه به د دې دواړو ممبرانو او د دې هاؤس چې کوم وقار دے یا عزت دے، د هغې په خاطر زه دوئی ته دا ډائریکشنز ورکوم چې تاسو په دیکښې لږ کار اوکړئی Improve کړئی نور هم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شو جی، تھینک یو۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا فرانزک سائنس ایجنسی مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9: Minister for Law, on behalf of honourable Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Forensic Science Agency Bill, 2020. Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Sir, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Forensic Science Agency Bill, 2020, in the House.
Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.
اوس څنګه چې منسټر صاحب ډائریکشنز ورکړل او ایشورنس ئے درکړو، په هغې باندې په هغې باندې، زه صرف هاؤس ته د Consensus یوه خبره کوم، نن د جمعه ورځ هم ده جی، او مونږه به د جمعه مونځ هم کوؤ، زمونږه یو دریو آنریبل ممبرز قراردادونه درې راوړی دی، دا قراردادونه مخکښې واخلو، که مخکښې ډسکشن باندی خبره شروع کړو، زه د آنریبل ممبرز نه د غه اخلم۔

آوازیں: قرارداد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دړې قرارداد ونه دی، د دې نه سیوا به نور نه دغه کوم او د هغې نه پس به فوراً ۀ سکشن وی۔ Suspension for rules اووایئی جی، عنایت صاحب، د رولز سسپنشن دپاره تاسو دغه او کړئی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عنایت اللہ: سر، میں رول240 کے تحت 124 کو سسپنڈ کرنے کی قرارداد پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move their resolutions? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Janab Inayatullah Khan Sahib.

قراردادیں

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ قرارداد جو فرانسیسی میگزین نے پہلے توہین آمیز خاکے شائع کئے تھے، اس نے دوبارہ اعلان کیا ہے کہ وہ دوبارہ ان کو شائع کریں گے جس پر میں نے ایک قرارداد ڈرافٹ کی اور اس پر تمام پولیٹیکل پارٹیز کے نمائندوں کے دستخط بھی ہیں۔ اس پر میرا دستخط ہے، خوشدل خان صاحب کا اے این پی کی طرف سے دستخط ہے، اس پر نگہت اورکزئی صاحبہ کا دستخط ہے، سردار محمد یوسف صاحب کا دستخط ہے اور جناب قلندر خان لودھی صاحب کا دستخط ہے، قرارداد میں نے ڈرافٹ کی ہے اور ان کو دکھائی بھی ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں Read out کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: یہ صوبائی اسمبلی فرانسیسی میگزین کی جانب سے توہین آمیز خاکے دوبارہ شائع کرنے کے اعلان کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے۔ فرانسیسی میگزین اپنے جارحانہ اقدامات سے اربوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچا کر دنیا کا امن تباہ کرنا چاہتا ہے، آئے روز خاکے و کارٹون، تنازعہ موادا ور شرانگیز تقاریر کر کے ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی جاتی ہے، ایسا گھناؤنا اور قبیح فعل کسی بھی طور پر قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مرکزی حکومت سفارتی دباؤ استعمال کرتے ہوئے اس گھناؤنی حرکت کے خلاف عالمی رائے عامہ

ہموار کرے۔اوران توہین آمیز خاکوں کے خلاف عالمی سطح پر سفارتی دباؤ کے ذریعے ان اقدامات کو روکے اوراس کی بھرپور مذمت کرے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say, 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Madam Nighat Orakzai.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ ایک قرارداد ہے، دو تھیں لیکن آپ نے آج مہربانی کی ایک قرارداد لے لی، یہ اسی کے حوالے سے ہے۔

ہر گاہ کہ پولیس اہلکار اور جیلخانہ جات کے وارڈرز عوامی اور قیدیوں کی حفاظت کے لئے بر سر پیکار ہوتے ہیں لیکن ان ملازمین کو چھٹیوں میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس کی اصل وجہ ایک بٹہ تین گارت ہے جس کی وجہ سے ان کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پولیس اور جیلخانہ جات کے اہلکاروں کی گارت کی تعداد ایک بٹہ تین سے بڑھا کر ایک بٹہ چار گارت کی جائے۔ سر! اس میں چھوٹی سی مختصر یہ بات بتا دوں کہ اس میں سی ایم صاحب نے بھی تھرو تاج محمد ترندو ہی دو قرار دادیں بھیجی تھیں تو وہ اس پر انہوں نے اپنا Concern جو دیا ہوا ہے کہ یہ آپ لے آئیں تاکہ باقی کام جو ہے وہ ظاہر ہے سی ایم کا ہو گا تو اس کو میں آپ کی طرف سے یہ چاہتی ہوں کہ یہ ہاؤس اس کو پاس کرلے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say, 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Madam Humaira Khatoon Sahiba.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میری قرارداد آج کے دن کے حوالے سے آج 4 ستمبر ہے اور عالمی یوم حجاب منایا جاتا ہے جس کے لحاظ سے میں یہ قرارداد لائی ہوں، میں کل بھی آپ سے ملاقات کے لئے آئی تھی اور جناب سلطان صاحب نے بھی اس کی حمایت کی ہے۔

چونکہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے اور دستور پاکستان کے ابتداء ہی میں درج ہے کہ قرارن و سنت ملک کا سپریم لاء ہوگا اور ملک میں قرآن و سنت سے متصادم قانون سازی کی قطعاً اجازت نہیں ہوگی، آئین کے آرٹیکل 31 میں اسلامی طریقہ زندگی کے متعلق درج ہے کہ مملکت خداداد پاکستان میں مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق گزارنے کے لئے حکومت ایسا سازگار ماحول اور سہولیات فراہم کرے گی جن کی مدد سے شہری اپنی روزمرہ زندگی قرآن و سنت کے مطابق بسر کر سکیں۔

پردہ جہاں اسلامی روایات، اقدار اور احکامات کا اہم جز ہے، وہاں یہ ہماری ثقافت اور پختون روایات کا اہم ترین حصہ ہے اور دستور پاکستان کا بھی تقاضا ہے، ملک بھر میں خواتین کی عزت و وقار کو قائم رکھا جائے۔ موجودہ دور فتن میں خواتین کے لئے پردہ حجاب ایک بہترین تحفظ ہے۔ ہر سال 4 ستمبر کو دنیا بھر میں عالمی یوم حجاب کے طور پر منایا جاتا ہے۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملک بھر میں اسلامی اقدار کو فروغ دینے کے لئے عالمی یوم حجاب 4 ستمبر کو سرکاری طور پر منانے کے لئے فوری طور پر عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس پر میں یہ کہنا چاہونگی کہ اگر فرانس کی حکومت، فرانس اور مغرب کی مختلف حکومتیں اپنی اسمبلیوں کے اندر اسلام اور شعائر اسلام کے خلاف قانون سازی کرا سکتی ہیں اور وہ حجاب کو نشانہ بنا کر ہمارے مسلمان با حجاب خواتین کو نشانہ بناتی ہیں، لہذا میں یہ توقع رکھتی ہوں کہ ہم اس اسمبلی سے یہ ایک اچھا Proactive role play کر کے مرکزی حکومت کو یہ سفارش کریں گے کہ ہم شعائر اسلام کے علمبردار بنیں، چونکہ ہم اسلامی نظریاتی پاکستان میں رہتے ہیں اور ہم یہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ الحمد للہ اب ہماری خاتون اول بھی جو ہیں وہ با حجاب ہیں، لہذا ہم آپ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس قرارداد کو پاس کرائیں گے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Ji, Babak Sahib.

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر، زما خو دا خیال دے جناب سپیکر، چې کوم قرارداد هم دے هاؤس ته راغې او کوم قرارداد هم د دے هاؤس نه پاس کیږی، په دے هاؤس کښې خو د هر جماعت خلق ناست دی او په هر ایشو باندې د هر جماعت خپله خپله بیانیه ده، خپله نظریه ده، نو زما خیال دا دے چې ډیبیټ

دے پری اوکړی چې دوئی وئیل دا غواړی چې په ټوله دنیا کښې دے "یوم حجاب" مناویږی د مسلمان په حیثیت باندې خو زمونږ دپاره هره ورځ یوم حجاب ده، کوم حکم چې مونږ ته دے د حجاب په حواله باندې، یا چې کومه مروجه طریقه ده، نو زما خیال دا دے لکه دا خو بیخی په مذهب باندې سیاست کول دی، ګنی نو مونږه ټول مسلمانان یو، د پی ټی آئی دا هم مسلمانان دی، د مسلم لیګ دا هم مسلمانان دی، د پیپلز پارټئی دا هم مسلمانان دی، اے این پی دا هم مسلمانان دی، سوال دا دے چې په دے معاشره کښې چې مونږ ټول پښتانه من حیث القوم مسلمانان یو، دا نکتے راپورته کول او په هغې باندې بیا بیا سوالونه راپورته کول، مونږ نه پوهیږو چې دا شک په چا دے؟ او آیا دا اختیار الله چا له ورکړے دے چې یو فرد یا یو ګروه یا یو جماعت ټول خلق په امتحان کښې اچوی او ټولو خلقو ته سوالونه ایږدی او ټولو خلقو ته کوئسچن مارک جوړه وی چې واقعی، زه نه ګنړم چې آیا که زه نن دا تپوس اوکړم که مونږه د اسلام خبره کوؤ یا د دین اسلام خبره کوؤ نو آیا مونږ خو به رجوع قرآن پاک ته کوؤ، مونږه خو به رجوع د پیغمبرﷺ طریقے ته کوؤ، نو زه دا تپوس بیا کولے شم چې آیا د "یوم حجاب" خبره چې ده دا د کوم ځائې نه ثابته ده او آیا که څوک د هغې وکالت کوی نو مونږه هم د هغې مخالفت نه شو کولے؟ خو سوال دا دے چې دا سوالونه میدان ته کول آیا د پولیټیکل سکورنګ نه علاوه آیا په دے وطن کښې د دین په نامه ذاتی، سیاسی، حکومتی اختیار حاصلولو دپاره چې نه دے، نو بیا خو پکار دا ده چې تبلیغ اوکړی، بیا خو پکار ده چې درس و تدریس اوشی، بیا خو پکار ده چې دعوت اوشی او د هغې په اسلام کښې مروجه طریقه موجوده ده۔ جناب سپیکر! دا څیزونه چې دی، ګوره دا مونږ ګنړو، په دیکښې هیڅ شک نشته، په دے وطن کښې دینی جماعتونه هم موجود دی او په دے وطن کښې سیاسی جماعتونه موجود دی، زه هغه بحث ته تلل نه غواړمه خو د دے نه هیڅوک انکار نه شی کولې چې د دنیا په مخ څومره ریاستونه پراته دی، په یو ریاست کښې مذهب، څنګه چې ما ذکر اوکړو دا د ذاتی، سیاسی، حکومتی اختیار دپاره نه استعمالیږی او دا واحد ریاست دے چې دلته مذهب د ذاتی، سیاسی، حکومتی اختیار حاصلولو دپاره استعمالیږی جناب سپیکر۔ جناب

سپیکر، یو خبره بله ده، جناب سپیکر، یو خبره بله ده، کوم به مسلمان وی، چې د هغه تعلق د هرے پارټۍ سره دے، کوم به داسې مسلمان وی چې د هغه تعلق د هرے صوبې سره دے، چې هغه به د اللّٰه تعالیٰ د احکاماتو نه او د پیغمبر د طریقے نه خدائے مه کړه هغه به ورسره یا اختلاف لری او یا به ترینه انکاری وی؟ جناب سپیکر، دا داسې خبرے دی چې ګوره که د یو جماعت ذاتی نظر دا وی چې یوه زنانه ده د هغې د صرف سترګے ښکاری، سوال دا نه دے، سوال دا دے چې د حجاب یا د پردے تعریف، تشریح Interpretation د مذهب په رڼړا کښې څه دے؟ باید چې مذهبی خلق هغوی د اسلامی تعلیمات دے خلقو ته کیږدی که چا ورسره بیا اختلاف کولو چې بیا ورسره اختلاف اوکړی خو د هغې نه علاوه چې کوم قرارداد دے اسمبلئ ته راځی نو پکار دا ده چې دا مونږه ډسکس کړو چې دا Jointly ولے نه وی، چې دا جوائنټ وی، لکه دا به اوس د یو جماعت نظر وی چې حجاب داسے پکار دے، اوس د هغې سره به زما اختلاف وی، هغې له به بیا بهر په جلسو کښې دا رنګ ورکیږی چې او خو چې د فلانکی جماعت او ممبر په اسمبلئ کښې د حجاب په حواله سره قراداد لاړو نو پی ټی آئی ئے مخالفت اوکړو، پیپلز پارټئ ئے مخالفت اوکړو، اے این پی ئے مخالفت اوکړو، نو بیا دا څیزونه زمونږه خلاف په ګراونډ باندې په اولس کښې د بدګمانو دپاره استعمالیږی، د ګمراه کولو د پاره استعمالیږی، د خپل ووټ زیاتولو دپاره استعمالیږی او خلقو ته دا Portray کیږی چې دا خلق خو هډو مذهبی نه دی وائی دا خو سیکولر دی او که مونږ په اسمبلو کښې نه یو نو دلته به د اسلام خلاف قانون پاس کیږی، دا به کوم قانون وی چې د اسلام خلاف به پاس کیږی او دا ټول مسلمانان به ناست وی او د هغې به خلاف نه وی؟ جناب سپیکر، دا پریکټس چې دے دا Discourage کیدل پکار دے، په دے وطن کښې چې د مذهب په نامه څومره دهشت ګردی اوشوله څومره نفرتونه پیدا شو، څومره خلق مشتعل شولو، څومره کښې برداشت کم شولو، څومره چې د عدم برداشت ماحول پیدا شولو، دا ټول د دے مذهبی خلقو، چې دا د سیاست دپاره دا څیزونه استعمالوی، دا په معاشره هغه پیدا کوی، دا زما موقف شو کنه جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، خو شارټ دوه دوه منټ کښې، شارټ دوه دوه منټه ختم کړئی، پلیز۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، خو شارټ دوه دوه منټ کښې، شارټ دوه دوه منټه ختم کړئی، پلیز۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر، میں بابک صاحب سے یہ بالکل Expect نہیں کر رہا تھا کہ ایک Innocent قرارداد، بالکل ایک ایسی قرارداد کو جو تمام اسمبلی کی Aspiration کی نمائندگی کرتی ہے، اس کو اپنی Interpretation کے متنازعہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، بابک نے اپنی باتوں کے آخر میں کہا کہ مذہب کے نام پر بدامنی پھیلائی جاتی ہے، میں ان سے پوچھنا چاہوں کہ جب پاکستان کی تحریک چل رہی تھی تو یہ نعرہ کیوں لگایا گیااور اس پر لاکھوں لوگوں کو قربان کیا گیا کہ پاکستان کا مطلب کیا"لا الہ الا اللہ"اس وقت دیکھیں، اس وقت، (شور) میں اس بات پر آرہاہوں، دوسری بات بھی کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ پاکستان کے Constitution کے اندر لکھا ہوا کہ پاکستان اسلام کا سرکاری مذہب ہے، پاکستان Theoretically نظری طور پہ اسلامی ملک ہے (تالیاں) پاکستان کے، Constitution کے اندر لکھا ہوا ہے کہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ایسے اقدامات اٹھائے گی کہ لوگ اسلام کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ سرکاری نصاب کے اندر Content شامل کریں گے، اسلامیات کی تعلیم شامل کریں گے، دین کی تعلیم شامل کریں گے، ایسے Steps لگائیں گے پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 2 کے اندر لکھا ہوا ہے کہ پاکستان اسلامی ملک ہے۔ پاکستان کے آئین کے Preamble کے اندر لکھا ہوا ہے کہ پاکستان کے اندر قرآن و سنت سپریم لاء ہے، اس کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں ہوگی۔ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 227 کے اندر لکھا ہوا کہ اگر کوئی قانون یہاں اسلام کے خلاف بنایا جاتا ہے تو Null and void ہوگا، پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 229 کے اندر لکھا ہے ہوا کہ یہاں ایک اسلامی نظریاتی کونسل بنے گی، ہر قانون اس اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس جائے گا اور وہ اس کو Vet کرے گا۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں بین الاقوامی دن منائے جاتے ہیں، پوری دنیا کے اندر

خواتین کے حقوق کا دن منایا جاتا ہے، کسی نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ یہاں خواتین کے حقوق کے حوالے سے کیوں قرار داد پیش ہوتی ہے ؟ جناب سپیکر، یہاں مزدوروں کے حوالے سے دن منائے جاتے ہیں، کسی نے یہ نہیں کہا کہ کیوں مزدوروں کے حوالے سے قرار داد پاس کی جاتی ہے ؟ یہاں عورت کے نام پر مارچز کئے جاتے ہیں، شادی کے خلاف بات کی جاتی ہے اور یہ مجھے کہتا ہے کہ پاکستان کے اندر کوئی اسلام کے خلاف بات نہیں کر رہا ہے، اس اسلام آباد کے اندر مارچ ہوا، شادی کے ادارے کو توڑنے کی بات کی گئی، 'میرا جسم میری مرضی' کی بات کی گئی، اسی حوالے سے عالمی یوم حجاب منایا جاتا ہے، میں آپ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ حجاب کے حوالے سے یہ ڈیٹیلز آپ مانگ رہے ہیں، ہم نے حجاب کا لفظ اعلیٰ وجیہ البصرت اس لئے لکھا ہے کہ حجاب بحیثیت مجموعی ہم سب حجاب سے Agree کرتے ہیں، حجاب کی ڈیٹیلز کیا ہیں، کیا سر پہ دوپٹہ رکھا جائے، کیا چہرے کو چھپایا جائے، کیا صرف پورے بدن کو ڈھانپا جائے، ان ڈیٹیلز کے اندر Interpretations اور اختلافات موجود ہو سکتے ہیں لیکن حجاب پہ ہم سب Agree کرتے ہیں، ہم نے حجاب کے لفظ کو استعمال کیا ہے، حجاب اس اسمبلی کے اندر بیٹھی ہوئی تمام خواتین، تمام مرد مانگتے ہیں، اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ڈیٹیلز اور Interpretations اگر ہم نے دیں، یہ جو ہماری Interpretation ہے، اس کو آپ قبول کریں، پھر آپ پر یہ اعتراض اٹھتا ہے کہ آپ جا کے اس سے کہیں یہ قرار داد پاس مت کریں لیکن جس طرح آپ کو اختیار ہے، جس طرح آپ کا یہ کام ہے کہ آپ اپنے پوائنٹ آف ویو کو پیش کریں، اس طرح ہماری پارٹی کا خیال بھی وہ ہے۔ ہماری آئیڈیالوجیکل پارٹی ہے، آپ کا اس سے اختلاف ہے، بالکل آپ کا رائٹ ہے لیکن مجھے یہ نہ کہیں کہ آپ اپنی پارٹی کی بات پھر نہ لکھیں، آپ پھر آئیڈیالوجی کی پھر ادھر بات نہ کریں، میں اس کی آئیڈیالوجی کی بات کروں گا اور سچی بات یہ ہے کہ یہ پاکستان اسلام کے نام پہ بنا ہے، اس لئے ہم اسمبلی کے اندر بھی یہ بات کریں گے، باہر بھی کریں گے، ہم نے آپ کے اوپر کوئی کفر کا فتویٰ نہیں لگایا ہے، یہ آپ کی غلط فہمی ہے، ہماری پارٹی تو تمام Sects کو اکٹھا کرنا چاہتی ہے ہم تو مسلمانوں کے اندر اتفاق اور اتحاد کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں، اس لئے ہم تکفیر کا جو سلسلہ ہے، میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس کے بھی مخالف ہیں۔ میں آپ کا مشکور رہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لیکن شارٹ۔

سردار محمد یوسف زمان: بالکل جی، میں اس حوالے سے تفصیلاً بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہ اسمبلی الحمدللہ اور پاکستان کی ساری اسمبلیاں جو ہیں وہ اس بات پر مکمل یقین رکھتی ہیں کہ 1973 کا جو آئین بنا، اس کے مطابق ہر اسمبلی میں ایک لیجسلیشن ہو سکتی ہے اور اسی کے مطابق ہر شخص جو قانون اور آئین کے مطابق جو بات کرتا ہے، اس پر بات کرنے کا حق بھی رکھتا ہے، تاہم ہر ممبر کا اپنا پوائنٹ آف ویو ہے لیکن جہاں تک اس قرارداد کے حوالے سے بات ہے تو میرے خیال میں کسی بھی جو اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہے، تمام ممبران ہیں، چاہے ان کا تعلق کسی بھی پارٹی سے ہے، وہ اس سے اختلاف نہیں رکھتے، یہ اور بات ہے کہ ان کا نقطہ نظر ذرا مختلف ہو گا لیکن حجاب کے حوالے سے جو قرارداد آئی ہے، اس میں کسی کو نقصان تو نظر نہیں آتا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات ہے کہ جہاں ایک خاتون نے اٹھ کر، ایک ممبر نے اٹھ کر جو اس معزز اسمبلی کی معزز رکن ہیں اور اس نے قرارداد پیش کی اور اس حوالے سے یعنی کوئی اس میں قانونی رکاوٹ، کوئی آئین کی رکاوٹ اس میں نظر نہیں آتی اور بالکل اس بات سے اتفاق ہے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا، آئین اسلام کے نام پر ہے اور اس میں جو لیجسلیشن ہوتی ہے، اس میں اگر کوئی اسلامی نقطہ نظر سے کوئی بات آتی ہے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسری بات جناب سپیکر، چونکہ ایک ایسی بات جہاں کوئی پوری دنیا میں واقعی مختلف Days منائے جاتے ہیں اور حجاب کے حوالے سے اگر Day منایا جاتا ہے، ایک توجہ دلائی جاتی ہے تو اس میں کیا حرج ہوتی ہے کہ ایک قرارداد پاس کر کے پوری دنیا کے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے، مسلمانوں کی توجہ مبذول کرائی جائے؟ تو میرے خیال میں بابک صاحب نے اپنا ایک نقطہ نظر پیش کیا ہے، میرا خیال ہے وہ ہاؤس کا ہی نقطہ نظر اور پوری پارٹیوں کی طرف سے نہیں ہے لیکن دوسرا میں یہ ضرور کہوں گا کہ ایسی قراردادیں جہاں بہتری کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے اور پاس ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، میں ایک اپنی جو بات کرتا ہوں کہ میں نے بھی قراردادیں جمع کرائی ہیں تو وہ کوئی بھی نہیں آ رہی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد آج ہم نے یہ لی ہے Monday کو یا Tuesday کو باقی لیں گے ان شاء اللہ، ابھی اس طرح ہے کہ تمام پارٹیز کا موقف آ گیا ہے، میں میڈم نگہت اورکزئی سے اور آخر میں بیٹنی صاحب سے، لاسٹ، مہربانی جناب، میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، بالکل پاکستان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام سے بنا ہے، پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آج کا

دن جو مختص ہے تو ہم تو روزانہ دوپٹہ بھی سر پہ لے کر آتے ہیں، کبھی پورا جسم بھی ڈھانپ کے آتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی میں آپ کو مثال دیتی ہوں کہ وہ جب پرائم منسٹر بنیں توان کے سر سے دوپٹہ کسی نے اترا ہوا نہیں دیکھا، تو جناب سپیکر، ہر ایک بندے کا اپنا پردے کا ایک عمل ہے، اب دیکھیں شگفتہ بی بی نے جو ہے تو وہ چادر اوڑھی ہوئی ہے۔ میں نے دوپٹہ سر پہ اوڑھا ہوا ہے، اسی طرح میری اور بہنوں نے سر پہ دوپٹے اوڑھے ہوئے ہیں، تو میرا خیال ہے کہ حجاب جو ہے تو اس کے لئے اگر یہ کہا جائے کہ صرف حجاب، حجاب کا نام اگر یہ کہہ دیں کہ سر پہ دوپٹہ یا اس کو جس طریقے سے انہوں نے Define کیا، میں یہ ضرور کہوں گی کہ سر پہ دوپٹہ ہونا چاہیئے میں یہ ضرور کہوں گی کیونکہ، میری آئیڈل میری شہید بی بی، ان کے سر سے دوپٹہ کھسکتا تک نہیں تھا جو ایشیاء کی پہلی پرائم منسٹر تھی، تو جناب سپیکر صاحب، سر کو ڈھانپنا اور اپنے آپ کو با پردہ رکھنا یہ ہر ایک عورت کے لئے ضروری ہے، یہ نہیں ہے کہ آدھے آستین والی قمیض کوئی پہن کر آجائے یا آپ کوئی ٹائٹس پہن کر آجائے، نہیں، لیکن میں سمجھتی ہوں کہ دوپٹے کے حوالے سے، چادر کے حوالے سے ہم سب کا نقطہ نظر ایک ہے لیکن حجاب کے لئے آپ ایک Specific کچھ لوگوں کو پھر وہ کر رہے ہیں، تو اگر یہ پردے کے بارے میں بات ہوتی تو میں ضرور اس کو سپورٹ کرتی لیکن میں نے پہنا ہوا ہے سر پہ دوپٹہ، شگفتہ ملک نے سر پہ چادر لی ہوئی ہے، وہاں آسیہ خٹک صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں، انہوں نے سر پہ دوپٹہ لیا ہوا ہے، اسی طرح میری اور بہنوں نے، تو یہ میرا خیال ہے کہ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے سروں پہ دوپٹہ لیں اور ہم سب اپنے آپ کو باپردہ رکھنے کی کوشش کریں، صرف Specific چیز جو ہے تو وہ نہیں آنی چاہیئے۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے میم، تھینک یو۔ محمود احمد بیٹنی صاحب۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> تهینک یو جناب سپیکر صاحب، څنګه زمونږ محترمے قرارداد راوړو د حجاب حوالے سره، عنایت الله صاحب هم خبرے اوکړے، مونږ بالکل دوئ سره۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شارټ خبرے اوکړئی، شارټ۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> دوئ سره اتفاق کوؤ او حمایت ئے هم کوؤ او ورسره ورسره دا خبره کوؤ چې بالکل دلته ټولے پارټئ موجود دی هر چا خپل خپل موقف دے لیکن دا الزام لګول یا دا خبره کول چې دینی جماعتونه یا دینی خلق دغه شی، نه یو ایشو جوړه کړی او بیا په میدان کښې پرې سیاست کوی، دوئی بیا هغه

مونږ خلاف استعمالوی، نو سپیکر صاحب، دا سې څه خبره شته، مونږه که خبره کوؤ د ټول چې کوم په آئین کښې کوم اسلامی قانون دے، په هغې اندر کښې خبره کوؤ، ټهیک ده چې څنګه دا میډم خبرے اوکړے چې حجاب اندر په دیکښې اختلاف کیدے شی، دا سې دی، دا سې دی لیکن مونږ دا خبره نه کوؤ چې یره دغه شے د بیا مونږ خالی د سیاست د پاره، سپیکر صاحب، دلته چې دا مونږ ټول هاؤس کښې ناست یو، ټولو پارټیانے نو د هرے پارټۍ د سری خپل موقف دے لیکن مونږ چې دا کومه خبره کوؤ چې کوم میډم کړې ده د دے مونږ بالکل حمایت کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک، ټهیک شو۔ بابک صاحب، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، زما خیال دا دے چې ما ډیره په تفصیل باندې خبره اوکړه، مونږه هغه وخت هم لیدلے وؤ، دا ملګری دے بد نه ګنړی چې دا اسمبلۍ به روانه وه، په 2002-2008 کښې او دلته به یو ملګرے سنګ ته اوختو او دے ځائے کښې به ئے بانګ وئیلو، نو دا به ئے خلقو له تاثر، ګوره زما خبره ډیره زیاته واضحه ده، دا ټولے هغه خبرے دی چې دا طالبانو، دلته طالبانو زنانو له کورے نه دی ورکړی؟ نو زه د دوئ نه دا تپوس کوم چې دوئ ئے مذمت کړے دے، دلته په 2002 کښې او په 2008 کښې دا په سوات کښې دا په امام ډهیرئی کښې دا ملا فضل الله چې په هره جمعه باندے په منونو، په ټنونو سونے راغونډولے، سپین زر به ئے راغونډول او ایف ایم ریډیو به چلیدو، په ګټ او پیوچار کښې سرونګونه، ګوره جناب سپیکر، د دے څیزونو نه مونږ له هغه بوئی راځی، دا خبره دا ضروری ده، دا خبره ډیره ضروری ځکه ده چې پبلک پراپرټی ده، زه دا ګنړم دا ماحول ختمول غواړی، مذهب دا واضحه ده (تالیاں) دا د انسان او د الله تر منځه یو داسې د حیا او د راز رشته ده چې دا اختیار الله هیچا له نه دے ورکړے، ما ګیره نه ده پریښودے نو ولے زه مسلمان نه یم؟ او چه چا ګیره پریښودے ده، هغه مسلمان وی؟ جناب سپیکر، زه دا خبره په دے وجه کوم، که چرے دا خبره تر دے حده وے چې د چا تبلیغ سره محدوده وے، د الله تعالیٰ د حکمونو د ترویج، د تدریس، د تبلیغ په هغه طریقه وے چې کومه د پیغمبرانو وه، زه به ورسره ایګری کړمه خو که دا خبرے خلق د

سیاست د پاره استعمالوی نو عوامی نیشنل پارټئ په کهلاؤ توګه مخالفت کوئ۔
(تالیاں) جناب سپیکر، دا په دے وطن کښې بیا هغه حالات راوستل دا مونږ ګورو نه، دا مونږ وینو نه؟ زه ترلے بله خبره کوم جناب سپیکر، خیر دے، ګوره دا داسې خبرے دی چې په دے بحث پکار دے چې په دے د هر چا نقطه نظر مخې ته راشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، ستاسو پوائنټ هم پرے راغے نور هغه راځی، زه دا خبره.....

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، نه، زه داسے خبره کوم، هر سړے د خبره اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جواب نه، کوؤ، نه جی، کراس ټاک نشته جی، بس، زه ئے هاؤس ته Put کومه، بحث په دے باندې نه کوؤ جی، بس دا قرارداد جی زه ئے هاؤس ته Put کومه، هاؤس ته Put کومه، تاسو په خپله رائے ورکړئی جی، اؤ جی، جی سلطان خان، ستاسو پوائنټ هم راځی، سلطان خان۔

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): میں اس کے اوپر بحث نہیں کرنا چاہتا ہوں، چونکہ ہم تو بیٹھے ہوئے تھے، سامنے سے اپوزیشن والے اپنوں میں بحث ان کی شروع تھی، ہم دیکھ رہے تھے لیکن یہ ایشو Important ہے، میں صرف اس پہ ایک بات شارٹ کرنا چاہ رہا ہوں سر، یہ قرارداد اگر پڑھ لیں میرٹ پہ ایک بات ہونی چاہیئے یہ اس وقت اپوزیشن یا گورنمنٹ کا یا ایسی کوئی بات نہیں ہے جس طرح سارے ممبرز نے کہا کہ دین کے ساتھ ہمارا ایک رشتہ ہے، ایک محبت ہے اس سے لیکن میرٹ پہ بات ہونی چاہیئے، اس میں یہ نہیں کہا، اگر اس میں یہ کہا گیا ہوتا کہ کوئی پابندی، کہ آپ نے ضرور یہ کام کرنا ہے، پھر میں کبھی بھی اس کو سپورٹ نہیں کرتا، اس میں تو جس طرح میں آپ کو (تالیاں) میں صرف جی، بات سن لیں، آپ بات سن لیں جی، میں شارٹ کرتا ہوں جی، ایک مثال میں آپ کو دیتا ہوں کہ فرانس میں حکومت نے وہاں پر پابندی لگائی کہ کوئی بھی حجاب نہیں پہن سکتا، تو وہاں پر بھی جو صحیح سوچنے والے لوگ تھے، جو مسلمان بھی نہیں تھے تو انہوں نے کہا کہ نہیں یہ آزادی ہونی چاہیئے کہ اگر وہ حجاب پہننا چاہتے ہیں تو ان کو یہ حق ہے، بطور مسلمان یا بطور انسان اگر ان کی یہ مرضی ہے کہ وہ حجاب پہنیں تو فرانس میں اس کے اوپر، آپ کو پتہ ہے کہ انہوں نے پورا نہیں بتایا اس کے اوپر کورٹ میں کیس ہوا اور پچھلے دنوں میں فرانس کی عدالت نے کہا ہے کہ یہ مسلمان کا حق ہے کہ وہ اگر حجاب پہننا چاہتے ہیں تو وہ حجاب پہن

لیں، فرانس کی عدالت نے یہ فیصلہ کیا ہے تو یہاں پر ایسی کوئی بات، یہ جو قرارداد میں نے پڑھی ہے، اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، اس میں یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ حجاب بھی ہمارے کلچر کا بھی حصہ ہے اور دین کا بھی حصہ ہے تو اگر کوئی پہننا چاہتا ہے اور اس کو اگر دن منانا چاہتا ہے تو، اگر جمہوری ملک ہے، اگر یہاں پر بات ہوتی ہے تو یہ جمہوری ملک ہے اور ہم جمہوری پارٹیاں ہیں، تو یہ بھی جمہوریت ہے کہ اگر کوئی "یوم حجاب" منانا چاہتے ہیں تو ان کو یہ اجازت ضرور ملنی چاہئیے کہ وہ "یوم حجاب" منائیں، اس میں کوئی ایسی بات تو نہیں ہے، کوئی پابندی تو نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں Put کرتا ہوں اس کو۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously, passed by majority, (Applause)

جاری ترقیاتی سکیموں کے لئے فنڈز کا اجراء

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 10: Please start discussion on availablity of funds for ongoing development schemes, in the Province and release of funds to the Member of National Assembly.

اس پر میں تمام ممبرز سے ریکویسٹ کرونگا کہ جمعہ کا دن ہے اور، شارٹ شارٹ باتیں آپ سب کریں کہ نماز کے لئے جانا ہے۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب، ایم پی اے، جناب عنایت اللہ خان ایم پی اے،

(مداخلت) عنایت اللہ خان۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے جو ڈیبیٹ شروع ہوئی ہے اس پر موقع دیا ہے۔ میں مختصر بات کرونگا، لمبا وقت نہیں لونگا، مختصر بات کرونگا۔ جناب سپیکر صاحب، Development economic growth کے لئے ضروری ہے اور Economic growth کسی ملک کے اندر Prosperity خوشحالی اور ایمپلائمنٹ اور ملازمت کے لئے ضروری ہے۔ ایک ملک کے اندر خوشحالی تب ہی آسکتی ہے کہ جہاں زیادہ پیسہ ڈیویلپمنٹ پر خرچ کیا جاتا ہے اور ڈیویلپمنٹ تب ہی نتیجہ خیز ہوگی جب وہ Discretionary نہیں ہوگی، Directionless نہیں ہوگی، Arbitrary نہیں ہوگی اور وہ Discriminatory نہیں ہوگی۔ اس لئے جناب سپیکر صاحب، جب

Development inclusive ہوتی ہے، Equitable ہوتی ہے، انصاف پر مبنی ہوتی ہے تو اس کے فائدے سارے لوگوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی اس اسمبلی کے اندر اس پر بحث کی ہے اور دوبارہ اس بات کو کہنا چاہتے ہیں کہ یہاں جو ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے، یہاں جو ڈیویلپمنٹ فنڈز Allocate ہوتے ہیں، وہ پسند اور ناپسند پر Allocate ہوتے ہیں، وہ حلقوں کے پسند و ناپسند پر ہوتے ہیں، وہ ٹریژری بنچز اور اپوزیشن بینچز کے اندر Discrimination کی جاتی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا جناب سپیکر صاحب، کہ اس حوالے سے Individually بھی ممبران عدالتوں کے اندر گئے اور Collectively بھی اپوزیشن کے لوگ عدالتوں کے اندر گئے اور ہم نے عدالتوں سے فیصلے لئے اور عدالتوں نے ڈائریکٹیوز اور حکم جاری کئے، فیصلے دیئے کہ جو ڈیویلپمنٹ فنڈز ہے اس کو انصاف سے تقسیم کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، عدالت کے ان فیصلوں پر عمل نہیں ہو رہا ہے اور میں آپ کے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہاؤس کو آرڈر میں کریں-----

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو عدالتوں کے فیصلے آئے ہیں اور اس کے بعد بھی اے ڈی پی اور ڈیویلپمنٹ فنڈز کی تقسیم کے اندر Discrimination ہو رہی ہے تو ہماری ایک انڈر سٹینڈنگ ہوئی تھی حکومت کے ساتھ کہ ہم عدالتوں کے اندر نہیں جائینگے اور ہم اپنے ایشوز Politically resolve کرینگے اور اس کام کے لئے ایک پانچ ممبر کمیٹی بھی بنی تھی اپوزیشن کی طرف سے پانچ ممبرز دیئے گئے تھے، حکومت کی طرف سے پانچ ممبرز دیئے گئے تھے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کمیٹی کا کوئی اجلاس بھی نہیں ہو رہا ہے اور فنڈ جو ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان صاحب، آپ نوٹ کرتے جائیں۔

جناب عنایت اللہ: تو Discrimination اس میں ہو رہی ہے جناب سپیکر صاحب، ہمارے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے کہ حکومتی ایم پی اے کو ایک سیکٹر کے اندر، پی ایچ ای سیکٹر کے اندر کوئی چالیس اور پچاس کروڑ دیئے گئے ہیں اور ایک اپوزیشن اور ٹریژری بینچز کے ایم پی اے کو زیرو پیسہ اس میں دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جو سی ایم ڈائریکٹیوز ہیں، سی ایم ڈائریکٹیوز کے اندر بھی یہی Discrimination جاری ہے، حکومتی بینچز کے ایم پی ایز کو ساڑھے تین کروڑ دیئے جاتے ہیں، یہ کیا اس عدالتی فیصلے کی سپرٹ کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ کیا یہ ان رولز کی سپرٹ کی خلاف ورزی نہیں ہے جو حکومت نے

Constitute کئے ہیں، پی اینڈ ای ڈیپارٹمنٹ نے ایشو کئے ہیں؟ اس لئے ہم اپنا حق محفوظ رکھتے ہیں اور ہمارے پاس وہ سارا مواد اور ساری ڈاکومنٹس وہ ساری موجود ہیں، ہم نے پہلے Collective case کیا تھا اور ہم اپنے حقوق کے لئے Individual cases سے بھی نہیں رکیں گے اور ہم اپنا کیس اگر اسمبلی کے فورم سے نہیں جیت سکتے ہیں، ہم اگر آپ کے لوگوں کو ریکویسٹ کر کے اپنا کیس نہیں جیت سکتے ہیں تو ہم اپنے حلقوں کے لئے عدالتوں کے اندر جا کر اور عوام کے فورم پر بھی اپنے Right کے لئے ان شاء اللہ جنگ کریں گے۔ میں آخری بات پر آتا ہوں، جو آخری حصہ ہے، ایم این ایز، یہاں عدالتوں کے Decisions موجود ہیں، مفتی جانان کا فیصلہ موجود ہے اور اس میں ایم این اے کا صوبائی فنڈ کے اندر کوئی کام نہیں ہے، لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ پہلی مرتبہ یہ حکومت یہ روایت ڈال رہی ہے کہ ایم این ایز کو ایم پی ایز سے زیادہ فنڈز دے رہی ہے، یہ بجٹ اور یہ اے ڈی پی یہ صوبائی حکومت پاس کرتی ہے، یہ صوبائی اسمبلی پاس کرتی ہے اس بجٹ اور اے ڈی پی کے اندر Identification of schemes وہ یا محکمے کرینگے یا صوبائی اسمبلی کے ممبران کرینگے، اس میں ایم این ایز کو کوئی حق نہیں پہنچتا ہے، یہ آپ اس صوبے کی پارلیمانی روایات کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں، یہ آپ عدالتی فیصلوں کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں، اس لئے ہم اس ڈیبیٹ کے نتیجے میں، جنرل ڈسکشن کے نتیجے میں آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے ہمارے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا جو انڈر سٹینڈنگ بجٹ سے پہلے ہوئی تھی کہ ہم عدالتوں کے اندر نہیں جائینگے، اپنے پرابلمز اور اپنے مسائل باہمی گفت وشنید سے Resolve کرینگے، ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ اس اسمبلی کی Supremacy پارلیمنٹ کی Supremacy وہ چلی جائے، اس وجہ سے ہم عدالتوں کے اندر Restrain کا مظاہرہ کر رہے ہیں لیکن ہمارے ساتھ اگر زیادتی ہوگی اور اس فورم پر ہمیں انصاف نہیں ملے گا اور جو آپ نے اس کے لئے کمیٹیاں اور Reconciliation کے لئے اور Negotiation کے لئے آپ نے میکینزم طے کیا ہے، اس پر آپ نہیں چلیں گے تو جناب سپیکر صاحب، ہم پھر عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹائیں گے۔ اگر آپ ایم این ایز کو ایم پی ایز کے فنڈ دینگے، اگر آپ ایم این ایز کو ہمارے حلقوں کے اندر مداخلت، اور وہ جا کر Opening کرینگے، تختیاں لگائیں گے تو ہم ان تختیوں کی پکچرز لے کر، ان کی سائٹ لے کر عدالتوں کے اندر جائیں گے اور اس کو پھر رکوائیں گے اس کا پھر نتیجہ یہ ہو گا کہ اس صوبے کے اندر ڈیویلپمنٹ بند ہو جائیگی یہ بلاک ہو جائیگی، اس ڈیویلپمنٹ کو بند کرنے کے پھر ہم ذمہ دار نہیں ہونگے، پھر حکومت ذمہ دار ہوگی۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): ستا ډیره مننه سپیکر صاحب، نن چې دا کوم ټاپک دے دا ډیر زیات اهمیت لری او ډیر اهم دے او وخت هم داسې نازک غوندې دے، نو ما وئیل سبا ته نه اړاوو؟ پیر Monday ته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خپل اوکړئی چې خومره کیدے شی، نور به هسې هم Monday اوړی، تاسو خپل خومره اوکړئ، یو کس دوه به نور هم اوکړی او بیا به هسې هم د مونځ ټائم دے جی۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): ما نه مخکښې، مجھ سے پہلے میرے بھائی عنایت اللہ خان نے بات کی ہے، Distribution of Funds بد قسمتی سے آپ بھی، ایک ہی ضلع سے رکھتے ہیں میں بھی رکھتا ہوں، Distribution of funds جو ہے یہ تمام جتنے بھی یہاں پر نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا حق ہے، لوگوں نے ان کو بھیجا ہے اس لئے کہ ان کی مشکلات کو دیکھیں، ان کے مسائل کو دیکھیں ان کے مطالبات کو دیکھ کر حکومت سے بات کر لیں اور حکومت بھی جو ہم یہاں بجٹ پاس کرتے ہیں تو آپ کو معلوم ہے کہ یہاں پر دو قسم کے بجٹ ہوتے ہیں، ایک ڈیویلپمنٹل فنڈز ہوتے ہیں، بجٹ ہوتا ہے اور ایک نان ڈیویلپمنٹل، جہاں تک ڈیویلپمنٹل فنڈ کا تعلق ہوتا ہے تو ہر ایک علاقے کے اپنے مسائل ہوتے ہیں، اول تو حکومت کو چاہیئے کہ اس میں کوئی بے انصافی نہ کی جائے اور میں آپ کو ڈسٹرکٹ پشاور کی مثال پیش کرتا ہوں جس میں آپ بھی ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمارے ڈسٹرکٹ پشاور میں چودہ ایم پی ایز ہیں اور چودہ ایم پی ایز میں ہم تین عوامی نیشنل پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں، بلکہ آپ گیارہ ہیں، اور آپ کو بیس بیس کروڑ روپے دیئے ہیں اور جو پروگرام ہے پشاور اپ ڈیٹ کے ساتھ دیا ہے اور پھر اس میں بیس کروڑ گورنر صاحب کے لئے بھی رکھے گئے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے پچاس کروڑ اپنے لئے رکھے ہیں، ہمارے تیمور خان نے دو سو ملین جو بیس کروڑ روپے آپ کے حصے میں سے اور تیس کروڑ اپنے علیحدہ اسی میں رکھے ہیں، پچاس کروڑ اس نے بھی رکھے ہیں۔ میں نے ایک خط لکھا وزیر اعلیٰ صاحب کو کہ وزیر اعلیٰ صاحب آپ نے تو انصاف کی پارٹی کے ہوتے ہوئے بھی بے انصافی کر رہے ہیں، ہمارا بھی حق بنتا ہے، انہوں نے میرے لئے ساڑھے تین کروڑ روپے رکھے ہیں، تو میں نے کہا کہ کتنا Difference ہے؟ اب یہ پیسے اگر آپ ایک ایم پی اے کو ایک Elected representative کو آپ بیس کروڑ دیتے ہیں، پھر دوسرے حلقے کے

Representative کو آپ ساڑھے تین کروڑ روپے دیتے ہیں تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ تو اس نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، مجبوراً میں ہائی کورٹ چلا گیا اور ہائی کورٹ میں میں نے وہاں مختلف قسم کے گراؤنڈز لئے اور مجھے وہاں Stay مل گیا، جج صاحب نے مجھے کہہ دیا کہ آپ کے یہ کونسے نمبر کا کیس ہے، میں نے کہا کہ یہ میرا چودہ نمبر کیس ہے اور پانچ چھ کیسز اور بھی آرہے ہیں۔ میرے خیال میں سر، میں ایک کوئسچن کرتا ہوں، ادھر ریکارڈ پر ہے، اور اس میں ایڈوکیٹ جنرل صاحب بھی کھڑے تھے، میں نے کہا سر، اگر یہ فنڈ ہمارے بجٹ کا فنڈ ہے، ہمارے صوبے کا فنڈ کا ہے، ہمارے Tax payer کا فنڈ ہے، ہمارے غریبوں کے خون پسینے کا فنڈ ہے تو پھر میرا حق بنتا ہے، پھر مجھے حق دینا ہے اور اگر یہ تحریک انصاف کے چندوں کا فنڈ ہے، اگر یہ پارٹی کا فنڈ ہے تو میرے یہ ہاتھ ٹوٹ جائیں کہ میں اس کے سامنے ہاتھ رکھوں (تالیاں) لیکن اگر یہ ہمارے اس صوبے کا فنڈ ہے تو پھر مجھے حق ملنا چاہیئے۔ تو انہوں نے مجھے Stay دیا اور ابھی تک وہ Stay ہے، سال ہونے والا ہے۔ پھر سر، آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کو پھر میں، پبلک ہیلتھ کے پانچ پانچ کروڑ روپے آپ کو دیئے تھے، ریاض بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پر جو گپ لگا رہے ہیں، یہ اس کمیٹی میں تھے اس کمیٹی کا میں بھی ممبر تھا، میں نے اس سے سوال کیا کہ اگر آپ ایک ایم پی اے کو پانچ کروڑ دیتے ہیں تو مجھے کیوں نہیں دیتے؟ یہ پیسے تو اس قوم کے ہیں، اس صوبے کے ہیں، انہوں نے وہ مجھے نہیں دیئے اور اس پر بھی میں ہائی کورٹ چلا گیا بحیثیت ایم پی اے، تو سر، آپ کون کونسے کیس ہائی کورٹ لے جائینگے، کون کونسے کیس، کل پرسوں کے بعد سر، میں نے آپ کے سامنے وہ سولرائزیشن کا کیس دے دیا۔ آپ کے سامنے سب کو، تمام حلقوں کو پچاس ساٹھ مساجد کو دیئے ہیں لیکن پی کے 71-70 میں ایک ایک مسجد کے لئے سولرائزیشن، کیا یہ انصاف ہے، کیا یہ جسٹس ہے، کیا یہ Fairness ہے کیا ہمارے عوام نہیں ہیں، کیا مسجدوں میں بھی آپ تفریق کرتے ہیں؟ آپ مسجدوں پر نفرتیں پیدا کرتے ہیں، مسجدیں تو خدا کے گھر ہیں، وہاں تو Equality ہونی چاہیئے، وہ ثواب کے لئے بھی، عدل کے لئے بھی، Irrespectively of any affiliation to any party, whether a ruling party, whether they are Opposition Member. آپ کو دینا چاہیئے حصہ، لیکن وہاں پر آپ نے وہی امتیاز برتا، وہی Discrimination کی جو نہیں ہونی چاہیئے، یہ آئین کی بھی خلاف ورزی ہے، قانون کی بھی خلاف ورزی ہے۔ سر، اب آگے دوسرا ٹاپک جو ہے، یہ دوسرا، ایم این اے کا، یہ تو میرے بھائی نے بتایا، لیکن میں ایک کیس تیار کر رہا ہوں اور میرے بھائی کو بھی، ہماری حکومت ہر اقدام پر توہین عدالت جا رہی ہے، مفتی جانان ہمارے یہاں پر آنریبل ممبر تھے، اس دفعہ نہیں ہیں، بلکہ وہ تین مرتبہ متواتر آرہے

ہیں، پچھلے دور میں بھی آپ کے ساتھ تھے، اس نے کیس کیا اور اس کیس میں سر، آپ کی انفارمیشن کے لئے، ہنگو میں ان کا حلقہ تھا، تو اس میں ایک ایم این اے کو بھی دیا تھا اور وہاں پر پی ٹی آئی کے صدر کو بھی فنڈ دیا گیا تھا، انہوں نے چیلنج کر دیا، ہائی کورٹ کا فیصلہ آ گیا کہ یہ صرف ایم پی اے کا حق ہے، اس میں ایم این اے کا حق نہیں ہے اور آپ کی انفارمیشن کے لئے، آپ کو پتہ ہے کہ وہی آپ کے ڈیویلپمنٹل میں جو آپ کو بیس کروڑ روپے دیئے تھے، وہاں پر آپ کے پشاور کے پانچ ایم این ایز جو ہیں، ان کو دس دس کروڑ روپے دیئے تو اب جب قانون میں بھی پروویژن نہیں ہے، ہم بجٹ پاس کرتے ہیں، یہاں مطلب صوبے کا ریونیو ہے تو اس میں ایم این اے کا حق نہیں بنتا ہے؟ جس طرح آپ نے سولرائزیشن مساجد میں ایم این اے کو بھی دی ہے، وہاں پر آپ اندازہ لگائیں اب آپ کا 66 نمبر حلقہ ہے، آپ کے ساتھ 67 ہے، وہ آپ کا ایک ایم این اے ہے تو وہ ان کی اور آپ کی مسجدوں میں کیا اختلاف ہو گیا جو آپ کی مساجد کو Pinpoint کیا ہے، اگر آپ کو ساٹھ مساجدیں دیں تو آپ کو سو دینا چاہیئے تھیں، ایک ایم این اے کو نہیں دینا چاہیئے تھیں، ایم این اے کا حق نہیں ہے، یہ آپ ایک ہی حلقے میں دو ایم این ایز اور وہ دونوں پھر ایک پارٹی کے ہونگے تو پھر اس میں کیا Justification ہے کہ آپ ایم این اے کو بھی دیتے ہیں، ایم پی اے کو دیتے ہیں اور دوسرے ایم پی اے کو نہیں دیتے ہیں؟ تو مطلب ہے اگر یہ حکومت جو دے رہی ہے، یہ اس رولنگ کی، سپریم کورٹ کی ہائی کورٹ کی رولنگ کی خلاف ورزی ہے اور انشاء اللہ ہم جلد ان کے خلاف توہین عدالت میں جائیں گے، تو یہ انصاف نہیں ہونا چاہیئے، آپ کے دو سال پورے ہو چکے، ہیں آپ کے پاس صرف دو سال ہیں، اس صوبے میں کام کے لئے، دو سال اس لئے میں کہہ دیتا ہوں کہ وہ آخری سال جو آپ کا ہوتا ہے تو پھر آپ اپنی فائلوں میں لگیں گے کہ جہاں جہاں پر مطلب ہے Irregularity ہوئی، آپ ان کو ٹھیک کریں گے، تو آپ کے پاس دو سال ہیں، تو میں اس اسمبلی کے اور آپ کی کرسی کے توسط سے یہ پراونشل گورنمنٹ سے محمود خان صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ Fund distribution میں Equality رکھیں، آپ Difference نہ کریں تاکہ اس صوبے کو فنڈز مل جائیں، اب صوبے میں ہمارا ایک سال سے آپ کا بھی Suffer ہو رہا ہے، میں اس پہ خفا ہوں، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، وہ آپ کے ووٹر ہیں، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، اس پشاور کے رہنے والے ہیں، اس پر ہم بھی خفا ہیں کہ آپ کے بھی فنڈز بند ہیں، ہمارے آصف بھائی یہاں پر ہے، ہمارا واجد بھائی ہے یہاں پر، یہ سب کے لئے ہم خفا ہیں لیکن میں کیا کر لوں، میں کہاں جاؤں؟ جب آپ لوگ ہمیں نہیں دیتے ہیں تو ہم کہاں جائیں؟ تو یہ سر، ہمارا یہ ہے کہ

اس فنڈ کو قانون کے مطابق اور انصاف کے مطابق تمام ایم پی اے کے مطلب ہے Irrespective of the affiliation with any partyاس کو تقسیم کرنا چاہیئے۔ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بادشاہ صالح صاحب۔ اور غصہ نہ کیا کریں، اس لئے کہ سب کی باری آتی ہے، آپ غصہ جلدی ہو جاتے ہیں۔

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک ډیره مهربانی او شکریه سپیکر صاحب۔ په فنډونو باندې خو زمونږ پارلیمانی لیډرز دی دوئی به پرے بحث کوی، ټول مشران به پرے بحث کوی او که زیاتے مو اوکړو جوړ تاسو سره به هم کیږی او که ښه مو اوکړل نو خلق به مو په ښه طریقه یا دوی او په دے نه کیږی که تا یو له پنځوس کروړه روپئی ورکړے او بل له پنځه کروړه ورکړے خو دا خیر دے دا څه خلق ښو په زور راغلی دی، دا پکښې بیا نه به وی، دا درته زه اوس وایمه او ټول دے ښه واوری۔ جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو په نوټس کښې یو بله خبره راولم د اسمبلئی چې هغه بله ورځ ما یو اشتهار لیدلے دے د ریسټ هاؤسسز څه د نیلامئی دے، که د لیږ دے، په هغې کښې اپر دیر د کوهستان بډ کوئی باندے هلته یو Hut ورته وائی دوه کمرے دی چې هغه هم ور کړے دی، د ریسټ هاؤس نوم ئے ورله ورکړی دی او نیلامئی یا په لیز ئے ورکوی چا له، دا ځنګل چې کوم دے دا د دے صوبې د ټولو نه غټ ځنګل دے او زه په مخه په دے اسمبلئی کښې ما دا خبره هم اوکړه چې په هغې کښې درے کروړه فټه لرګئے پروت دے، مسلمانانو ځان له دا لرګئے را اوباسی، پخپله ئے رااوباسئی، پخپله پکښې کار اوکړی، په خپله محکمه ئے اوکړئی او خرڅ ئے کړی، ځان له ئے واخلئی او قوم له ئے هم ورکړئ او اوس هم الحمدللّٰه د دغه ځنګلو نه بیس پرسنټ ریونیو صوبې ته ملاویږی خو هغه بله ورځ دا اشتهار چې ما اولیدو دا د ځنګل په مینځ کښې دوه کمرے دی، هغه له ئے نوم ورکړے دے ریسټ هاؤس بډکوئی او بیا ویل چې دا د لسو کالو دے، که دا مونږ په لیز ورکوؤ۔ زه جناب سپیکر صاحب، دا په دے باندې په دا دلته Revisit کړئ دا اوګورئ جناب، او وزیر قانون صاحب ته هم درخواست کوم چې دا اوګورئ چې دغه پکښې دغه یو شې داسې راغلې شاید چه دے غونډه صوبه کښې دا چل شوے وی، شاید چې دے غونډه صوبه کښې داسې کارونه نور روان وی، په دے باندې نظر ثانی

اوکړئ، دغه پارکس محکمه څه کوی، مارچ کښې چې دا لاړه شی دغه ځائے ته، دلته هیڅ هم نشته، دغه دوه کمرے دی چې دا پکښې اوسیږی او دوئ پکښې د غلته Stay کوی او دغه ځنګل هم ساتی او هغه ترے تاسو واخلئی او چې دا خرڅ هم شی نو تا ته به پرے هغه وائی چې پنځه زره روپئی کمره، نو دوه لس زره روپئی د کمرے شوے، نو دوه میاشتې خو به دا پیسې واخلې خو بیا یو محکمه چې کومه صوبې ته ریونیو او غټه محکمه چه زمونږ انحصار په ځنګلو دے، د دے صوبې الحمد لله زمونږ څه باره لاکه ایکړ هلته ځنګل دے او هغه نه یو ریسټ هاؤس دے، دوه کمرے دی، دوه ریسټ هاؤسونه یو په کمراټ کښې، هغه خو آرمی قبضه کړو، هغه پکښې ناست وی یو به ترے تاسو واخلئی، ټوررازم والا، آیا تاسو په دے خپل ډیپارټمنټ باندې دومره یقین شته چې دا به دا دغه څیزونه به اوساتی او دا به کامیاب کړی؟ نو زه درخواست کومه که نور ترے نه اوباسئی جی دغه د یو واحد ذریعه ده د فارسټ د محکمې، دا به بیا بل جوړووی، په هغې به ډیرے روپئی لګی، حالانکه دا ورله یورپی یونین دا پیسې په هغه وخت کښې ورکړے وے چې فارسټ له ئے دغلته دوه کمرے سازے کړی دی، نو زه درخواست کومه چې دا ترے بیرته اوباسئی او نور که نیلاموئ، غونډ پاکستان خرڅ کړئی خو دا نیم ضروری خبرے پریږدئی جی، دا په دے باندې نظرثانی اوکړئ، نو ډیره مهربانی، او ډیره شکریه جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ڈسکشن جاری رہے گی Monday کو ہم Continue رکھیں گے۔

The sitting is adjourned till 03:00 p m afternoon of Monday, 7^{th} September, 2020.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 7 ستمبر 2020ء بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)